صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 14 اکتوبر 2010ء بمطابق 05 ذیقعد 1431 ہجری صبح دس بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

ترجمہ: (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ (اللہ تعالیٰ سے) یوں کہیئے کہ اے اللہ مالک تمام ملک کے آپ ملک جس کو چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہے ملک لے لیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں غالب کر دیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں پست کر دیتے ہیں آپ ہی کے اختیار میں ہے سب بھلائی۔ بلاشبہ آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔ آپ رات (کے اجزاء) کو دن میں داخل کر دیتے ہیں اور (بعض فصلوں میں) دن (کے اجزاء) کو رات میں داخل کر دیتے ہیں اور آپ جاندار چیز کو بے جان سے نکال لیتے ہیں (جیسے بیضہ سے بچہ) اور بے جان چیز کو جاندار سے نکال لیتے ہیں (جیسے پرندے سے بیضہ) اور آپ جس کو چاہتے ہیں بے شمار رزق عطا فرماتے ہیں۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ ہمارے بھائی باہر آئے ہوئے ہیں اور وہ اندر آتے نہیں لیکن جو آئے ہوئے ہیں وہ تو کچھ بات کر سکیں۔ اس دن بھی ایسا ہوا اور بڑے دکھ کی بات ہے جبکہ آپ نے وارننگ بھی دی ہے۔ یہ آئے دن ہمارا ایک معمول بن گیا ہے، جناب اس ہاؤس کے اندر کہ آج دیکھیں کیا ٹائم ہے اور حکومت نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی یا تو حکومت نے پوری طرح یہ سوچ لیا ہے کہ اس اسمبلی کے کوئی اوقات نہیں اور اس کا کوئی وقار نہیں ہے، لہذا یہاں آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ اپنے گھر بیٹھے رہیں یا پھر یہ مسئلہ سیریس ہونا چاہیئے، پورے پاکستان میں یا پوری دنیا میں شاید اس طرح کی مثال ہی نہیں ملتی۔ کبھی سالوں میں ایک دفعہ ہوتا تھا کہ اسمبلی کا کورم کسی وجہ سے ٹوٹ جاتا، یہاں ہمارا آئے دن یہ ہوتا ہے، لوگ دور دور سے آتے ہیں اور جو لوگ یہاں آجاتے ہیں اور یہاں تو بڑی بزنس ہے اور کروڑوں روپے کے یہاں اخراجات ہو رہے ہیں اور حکومت یہ معاملہ سیریس نہیں لے رہی۔

Mr. Speaker: Countdown please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: Fifteen- دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Speaker: Once again please countdown.

جناب سپیکر: Eighteen، ایک سو چوبیس کے ایوان میں صرف اٹھارہ، آپ لوگ تشریف فرما رہیں، پانچ منٹ کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر کارروائی پانچ منٹ کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کوئسچنز آور: جناب پرویز احمد خان صاحب، سوال نمبر 648. موجود نہیں۔ محترمہ سنجیدہ یوسف، سوال نمبر 741، موجود نہیں۔ جناب ملک قاسم خان خٹک، سوال نمبر 843۔

* 843۔ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے پاس سرکاری گاڑیاں اور زرعی مشینری/آلات موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ کے پاس کل کتنی گاڑیاں اور زرعی آلات/مشینری موجود ہے، گذشتہ چھ مہینوں کے دوران مذکورہ مشینری/آلات سے کرایہ کی مد میں کل کتنی آمدن ہوئی ہے: تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؛
(ii) مذکورہ مشینری/آلات کا اوسطاً روزانہ فی گھنٹہ کام اور شرح کرایہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت)</u>: (الف) جی ہاں، بلڈوزر، رگز اور گاڑیوں کے علاوہ محکمہ کے پاس زرعی مشینری اور آلات نہیں ہیں۔
(ب) (1) گاڑیوں اور مشینری کی تفصیل فراہم کی گئی۔
(2) آمدن اور بقایاجات کی تفصیل فراہم کی گئی۔
(ii) ماہوار ہدف برائے بلڈوزر و دیگر مشینری کرایہ کی تفصیل فراہم کی گئی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary ji?

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: مطمئن یو جی، د ارباب صاحب د جواب نہ۔ ارباب صاحب بنہ منسٹر دے کار بنہ چلوی انشاء اللہ۔ شکریہ جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Parvez Ahmad Khan Sahib, Question No. 844, not present, Again Parvez Ahmad Khan Sahib, Question No. 845, not present, Sardar Shamoonyar Khan, Question No. 753, not present, Syed Qalb-e-Hassan Sahib, Question No. 818, not present Again,Syed Qalb-e-Hassan, Question No. 819, not present, Javed Abbasi Sahib, Question No. 824.

* 824۔ <u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں مختلف مقامات پر صحت کے بنیادی مراکز موجود ہیں؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مراکز کیلئے ہر سال مرمتی فنڈ مختص کیا جاتا ہے؛
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مراکز میں مختلف آسامیاں موجود ہیں؛
(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:
(i) ضلع ایبٹ آباد پی ایف۔48 میں موجود صحت کے بنیادی مراکز بمقام دناہ، باغ، سیر اور میرہ رومال میں کتنے سالوں سے مرمت کا کام نہیں ہوا ہے؛
(ii) مذکورہ مراکز میں کتنی پوسٹوں پر تعیناتی کی گئی ہے اور کتنی آسامیاں خالی پڑی ہیں، تمام منظور شدہ آسامیوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) (i) سالانہ مرمتی فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے سال 2006 کے بعد مذکورہ مراکز صحت میں مرمت کا کام نہیں ہوا۔

(ii) مذکورہ مراکز کی تمام خالی اور پر شدہ آسامیوں کی تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker : Any supplementary?

جناب محمد جاوید عباسی: جی جناب، یہ انہوں نے بڑا دلچسپ جواب دیا ہے۔ جناب سپیکر، میں نے پوچھا تھا کہ یہ جو ہمارے بی ایچ یوز ہیں، کتنے عرصے سے ان کو Repair نہیں کیا گیا تو خود انہوں نے کہا ہے جناب، آپ ان کا جواب دیکھیں، انہوں نے کہا ہے کہ 2006 کے بعد ہم نے ان پہ پیسہ نہیں لگایا۔ جناب سپیکر، میں نے یہاں ہاؤس میں بھی کہا تھا اور آپ نے حکم بھی دیا تھا، آج ہیلتھ منسٹر صاحب ہوتے تو وہ کوئی جواب بھی دیتے۔ میں نے کہا تھا جی کہ یہ پوری طرح گرنے والی ہے، وہ مریضوں کے جانے کے قابل نہیں ہیں، لوگوں نے یہاں اپنے جانور باندھنا شروع کر دیئے ہیں اور آپ اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائیں جو Visit کرے۔ سر، پورے پی ایف میں یہی ایک یونٹ ہے، اس کے آگے جو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹریژری۔ کوئسچن کریں جی، کوئسچن۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی جناب، جو ایمپلائز کی لسٹ دی ہے جو انہوں نے کہا ہے کہ خالی ہیں۔ ایک بی ایچ یو میں کہتے ہیں کہ آٹھ آدمیوں کی جگہ خالی ہے، نو آدمی ہوتے ہیں، آٹھ خالی ہیں۔ دوسرے بی ایچ یو میں جناب سپیکر، یہ کہتے ہیں کہ آٹھ خالی ہیں۔ آپ اندازہ کر لیں، تیسرے کی پانچ خالی ہیں، چوتھے کی چار خالی ہیں، اتنے سٹاف کی جگہ خالی ہے تو جناب، ایک ایک آدمی پہ بی ایچ یو، پچھلے دس سالوں سے چل رہا ہے، کس طرح چلے گا جناب سپیکر؟

Mr.Speaker: Honourable law Minister on behalf of Health minister.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): بڑی مہربانی جی۔ میرے خیال سے عباسی صاحب وہ جواب صحیح سمجھ نہیں سکے، میں جسارت کروں گا سمجھانے کی۔ اس طرح ہے جی کہ ایک تو Maintenance کے جو فنڈز ہیں، وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا Mandate رہا ہے ان پچھلے سالوں میں، جب تک یہ لوکل گورنمنٹ کے Laws تھے، اب بھی ہے ڈی سی اوز کے پاس یہ ہیں لیکن ابھی اس سال جو ہمارا Annual development programme تھا تو ہیلتھ منسٹر صاحب نے اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اے ڈی پی

میں ایک پروگرام ڈالا تھا Maintenance کیلئے، اس کے علاوہ بڑی شکایات آرہی تھیں لیکن بد قسمتی سے چونکہ وہ اے ڈی پیز freeze ہو چکی ہیں، لہذا ابھی اسے فنڈ ریلیز نہیں ہو سکتے لیکن اگر سکیمز کے فنڈز ریلیز ہوئے تو انشاء اللہ تعالیٰ عباسی صاحب کے کام کریں گے اور جہاں تک یہ دوسرا ہے کوئسچن کا، اس میں آپ دیکھ لیں جی، یہ اس طرح ہے کہ Sanctioned جو Component ہے، وہ One, one آرہا ہے، اس کے ساتھ Filled جو ہے وہ One, one آرہا ہے Strength، صرف دو جگھوں پہ Zero آرہا ہے، ایک جو ہے میڈیکل آفیسر گریڈ 17 بی ایچ یو باغ بانڈی اور ایک ہے میڈیکل آفیسر میرہ رومال، دو میڈیکل آفیسرز کی وہاں کمی ہے۔ یہ پورے صوبے میں ڈاکٹرز جو ہیں، وہ رورل ایریا میں نہیں جارہے، ابھی مجھے نام یہ دے دیں، کوئی Willing worker وہاں پر جانے کو اگر تیار ہے ان کے اپنے علاقے کا، تو آج ہی ان کی پوسٹنگ ہو جاتی ہے اور یہ مسئلہ ویسے پورے صوبے میں ہے، آپ مجھے نام دیں تو آج ہی ان کی پوسٹنگ کرا دیتے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ملک قاسم خان خٹک صاحب، سوال نمبر 825۔

* 825۔ <u>ملک قاسم خان خٹک:</u> کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کرک میں دو آپریشن تھیٹر موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں حال ہی میں ایک نیا آپریشن تھیٹر کھولا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کیا محکمہ ہذا نے آپریشن تھیٹر کو چلانے کیلئے سٹاف اور آلات جراحی مہیا کئے ہیں، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؛

(ii) ہسپتال میں دوسرے آپریشن تھیٹر کے قیام کی قانونی حیثیت کیا ہے، کس کے حکم پر کن لوگوں نے اس کا افتتاح کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) اس وقت ہسپتال ہذا میں دو آپریشن تھیٹرز موجود ہیں۔

(ب) ان میں سے ایک آپریشن تھیٹر پہلے سے موجود تھا اور دوسرا حال ہی میں کھولا گیا ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا میں پانچ سرجن (دو سرجیکل سپشلسٹ ایک آرتھوپیڈک سرجن۔ ایک آئی سرجن اور ایک ای این ٹی سرجن) کام کر رہے ہیں۔ ہر ایک سرجن ہفتہ میں دو دو دن او ٹی چلاتا ہے، اسی طرح

پانچ سرجن کیلئے دس دن اوٹی درکار تھی۔اس کے علاوہ ہسپتال ہذا میں انڈس ہائی وے پر واقع ہونے کیوجہ سے آئے روز ایکسیڈنٹ کے کیسز بھی آتے ہیں جن کیلئے ایک آپریشن تھیٹر ناکافی تھا اسلئے مریضوں کے مفاد کی خاطر موجودہ دستیاب وسائل میں دوسرا آپریشن تھیٹر کھولا گیا ہے جس کا افتتاح ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر کرک نے کیا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

ملک قاسم خان خٹک: جی سر۔ دوئ دلته کښې لیکی چه دا افتتاح ډسټرکټ کوآرډینیشن آفیسر کړے دہ نو زما منسټر صاحب ته دا ریکویسټ دے چه که دا کمیټئ ته حواله کړی، د هیلتھ کمیټئ ته چه زه پروف ورته پیش کړم۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister, on behalf of Minister Health.

وزیرقانون: داسے ده جی چه دا آپریشن تهیټر دلته دویم چه کوم شروع شوے دے ، هغے کښې Nine hundred نه زیات، تقریباً Nearly one thousand هلته Operations شوی دی۔ دا کمے وو دغلته، د دویم آپریشن تهیټر دا کمے پوره شوے دے۔ جهګړه صرف دغلته جی د میاں نثار ګل او د دوئ په افتتاح ده نو دا زما خیال دے چه د هسپتالونو نه دا سیاسی ایشوز به نه جوړوؤ، دا مهربانی اوکړئ چه دا مه دغه کوئ او بس دا پریږدئ جی۔ مهربانی، تهینک یو۔

جناب سپیکر: جی، ملک قاسم خان! کمیټئ ته تاسو۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: زما د منسټر صاحب نه دا کوئسچن دے چه پشاور کښې د صوبے هسپتالونه دی چه په دیکښې د مونږ ته دوئ دویم او تهی اوښائی؟ بیا چه کوم دے نو زه هر څه ته تابعدار یم خو زه دا ریکویسټ کوم چه د دے کوئسچن جواب بالکل غلط دے۔ زه سره د پروف چه کوم دے ټول، چه منسټر صاحب ته پته اولګی چه دا صوبه کښې څه کیږی؟ چه دا ورته۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو کمیټئ ته غواړئ او که څه؟

ملک قاسم خان خٹک: دا ریکویسټ ورته کوم، دا ریکویسټ ورته کوم چه دوئ لږ انفارمیشن۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو ورسره Favour کوئ او که نه کوئ؟

ملک قاسم خان خٹک: زه دا Favour ورنه غواړم جی۔

جناب سپیکر: ہں؟

وزیرقانون: سر، دا سے ده که د علاقے د مسائلو څه خبره وے، هلته واقعی څه ایشو وے، دا د دویم آپریشن تهیټر د دوئ، تاسو دا سوال خو اوکوری، دوئ وائی چه دویم آپریشن تهیټر کهلاؤ شوے دے۔ دویم آپریشن تهیټر کهلاؤ شوے دے، هغے کښے تقریباً نهه سوه څه د پاسه آپریشنونه هم پکښے اوشو۔ اوس مسئله نور څه نشته، چه یره افتتاح چا کړے ده؟ اصلی خبره دا ده چه یره افتتاح یا دوئ نه ده کړے یا بل چا کړے ده نو دغه ایشو ده نو دا مهربانی اوکړئ چه دا خبرے-----

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The Question could not be reffered to the concerned Committee. Javed Abbasi Sahib,Question No.632.

* 632۔ جناب محمد جاوید عباسی: کیاوزیرورکس اینڈ سروسزازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ لورہ مقصودروڈایبٹ آبادپرپچھلے سالوں سے کام جاری ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک میں غیرمعیاری میٹریل استعمال کیاگیاہے؛

(ج) اگر(الف)اور(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i)مذکورہ سڑک پرکتنا خرچہ ہواہے اور گھوڑہ گلی تک کام کب تک مکمل ہوگا, مکمل تفصیل فراہم کریں؛

(ii) پچھلے تین سالوں کے دوران محکمہ کے افسران نے مذکورہ سڑک کامعائنہ کیاہے اور کیاغیرمعیاری کام کرنے پرملوث افراد کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیرحیدرخان(وزیراعلیٰ)(جواب وزیرقانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) (i) فرنٹیئرہائی ویزاتھارٹی سال 03-2002 سے صوبائی شاہراہوں کی سالانہ مرمت اور دیکھ بال کیلئے مختص اپنے محدودوسائل سے اس سڑک کی مرحلہ وار بحالی اور بہتری کیلئے کام کررہی ہے۔ شاہ مقصود (ہری پور) سے گھوڑاگلی تک سڑک کی کل لمبائی 62 کلو میٹر ہے، 59 کلو میٹر تک سڑک ایف ایچ اے کی

عملداری (دائرہ اختیار) میں ہے جبکہ گھوڑا گلی کی طرف سے تین کلو میٹر سڑک پنجاب ہائی وے کے زیر انتظام ہے۔

مرمتی و بحالی کے سالانہ مرحلہ وار پروگرام کے تحت اب تک کام کی تفصیل فراہم کی گئی، سال 2010-11 کے سالانہ مرمتی پلان کے تحت کلو میٹر 32 سے کلو میٹر 35 تک (4 کلو میٹر) بحالی (Reconditioning) اور کلو میٹر 36 سے کلو میٹر 60 تک (25 کلو میٹر) مرمتی کام کیا جائے گا جو جون 2011ء کے آخر تک مکمل کیا جائے گا۔

(ii) محکمے کے متعلق افسران باقاعدگی سے سڑک پر ہونے والے کام کا معائنہ کرتے رہتے ہیں، متعلقہ سب انجینئر ہری پور میں رہائش پذیر ہے اور عملے کے دوسرے ارکان کے ساتھ کام کے سائٹ پر موجود رہتا ہے۔یہاں یہ ذکر ضروری ہے کہ اس روڈ پر ابھی تک کوئی پراجیکٹ کا کام نہیں ہوا ہے، صرف سالانہ مرمتی و بحالی کا کام ہو رہا ہے۔

اس کے علاوہ کلو میٹر نمبر 25 میں مرمتی فنڈز سے روڈ کے Gradient کو بہتر کیا گیا ہے جس کی وجہ سے بسوں کی آمد و رفت بہت آسان ہو گئی ہے، اسے مقامی لوگوں نے بہت سراہا ہے۔چونکہ سڑک کے مرمتی کام میں کوئی غیر معیاری کام ہوا ہی نہیں اس لئے ملوث افراد کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، مجھے لاء، منسٹر صاحب نے اسکے متعلق یقین دہانی بھی کروائی ہے اور ملے بھی ہیں اور کام بھی ہو گیا ہے۔ چونکہ کو سیکشن پرانا تھا، ابھی جو بارشیں ہوئی ہیں اس کی وجہ سے بہت سا مرمت کا کام جو ہمارے کو سیکشن سے Related تھا، وہ ہو گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ یہ میرا کام جو ہے، انہوں نے شروع کروا دیا ہے، جلدی ہو جائے گا لہذا میں اس کو Withdraw کرتا ہوں جناب۔

جناب سپیکر: Withdraw کرتے ہیں۔جی، تھینک یو۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، که ما له اجازت راکړئ نو زه يو سپليمنټري سوال کول غواړمه۔

جناب سپیکر: دا دوئ چه کوم ځائے بنودلو، لوره مقصود روډ نو موؤرخو Withdraw کړلو نو اوس تاسو پکښے څه وايئ؟

مفتی کفایت اللہ: اجازت غواړمه جی۔

جناب سپیکر: او کړه جی، خو تقریر به نه کوئ، صرف سوال به کوئ۔

مفتی کفایت اللہ: زه خو دا جی، د سوال چه کوم سټرکچر دے، دیکښے تاسو نه تپوس کوم، بالکل تعمیری سوال کوم جی۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری سوال، لوره، لوره۔

مفتی کفایت اللہ: جی، دلته دا وئیلے کیږی: "اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو" یہ سوال ہے، نو چه کله محکمه دا اووائی چه "(ب) جی نہیں" نو بیا خو جواب اثبات کښے شته نه، چه جواب اثبات کښے نه دے نو باید چه دا اولیکی چه چونکہ (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں، بیا د هغے جواب ورکول ضروری نه وی کنه جی، لکه زه ځان پوهه کومه۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib, on behalf of honourable Chief Minister.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): دا سوال نمبر 632 یا دوائ جی۔

مفتی کفایت اللہ: هر یو سوال کښے داسے حساب وی۔

وزیر قانون: بنه یو خو جی Withdraw شو، موؤر سوال Withdraw کړو نو هغه د دوئ هغه Jurisdiction هم، د هاؤس د نورو ممبرانو ختم شو خو بهرحال داسے ده جی چه اولنی د غه کښے دا تپوس کوی چه، "کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ لورہ تا مقصود روڈ ایبٹ آباد پر پچھلے سالوں سے کام جاری ہے؟" جواب دے "جی ہاں" آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک میں غیر معیاری میٹریل استعمال کیا گیا ہے؟" جواب دے "جی نہیں" نو ډیپارټمنټ دا وئیلی دی چه او، باقی بیا ئے پوره Explanation ورکړے دے جی چه یره، ایم ډی ایف ایچ اے صاحب دلته باقاعده بریفنگ موؤر ته ورکړو، عباسی صاحب ته باقاعده بریفنگ ئے ورکړو، بنه Satisfied دے، داسے څه پرابلم نشته، انشاء اللہ په دیکښے۔

جناب سپیکر: جی جناب احمد خان بہادر صاحب، کوئسچن نمبر 653۔

* 653۔ جناب احمد خان بہادر: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ PF-24 مردان میں ڈانگ بابا، جلار روڈ ہوتی کی از سر نو تعمیر کیلئے ٹینڈر ہوا ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ٹینڈر کب ہوا ہے; نیز مذکورہ سڑک پر کتنی رقم خرچ کی جائے گی اور کب تک مکمل ہو گی;

(ii) آیا مذکورہ سڑک پر کام شروع کیا گیا ہے، اگر جواب نفی میں ہو تو حکومت کب تک کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) جواب وزیر قانون نے پڑھا:</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) مذکورہ کام اکتوبر 2008 میں شروع ہوا اور مدت تکمیل 18 مہینے ہے اور اس کا تخمینہ لاگت -/26,88,000 روپے ہے۔

(ii) جی ہاں، مذکورہ سڑک پر کام شروع کیا گیا ہے اور انشاءاللہ مقررہ مدت میں کام مکمل کیا جائے گا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

<u>جناب احمد خان بہادر:</u> جی سر۔ دا گزارش وو زماجی، دا زوړ فنډ وو مونږ سره په دغه حلقه کښے لګیدو جی او یقیناً دا کار دوئ پوره کړے دے خو دا په ډیر تکلیفونو او د ډیرے پریشانئ نه بعد پوره شوے دے جی او د هغے نه پس که د دے سړک چا معائنه اوکړه نو دا جی بیا کندے شوے دے ، لکه زه به دا اووایمه چه په شپږو میاشتو کښے دننه دننه دا سړک بیا خراب شوے دے ، نو زما خو ریکویسټ دا دے جی چه دا کمیټئ ته حواله کړئ چه د دے سړک هم معائنه اوکړی او پته هم اولګی چه د قوم دا پیسے ولے دومره دغه شوے ؟

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib, on behalf of Chief Minister, please.

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> جی زه بالکل مطمئن نه یمه، نه ئے جواب نه مطمئن یم او نه ئے د بریفنګ نه مطمئن یم، بالکل جی کمیټئ ته د لاړ شی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Ahmad Khan Bahadar Khan, again, Question Number ji?

Mr.Ahmad Khan Bahadar:Thank you Sir.Question No.662,Sir.

جناب سپیکر: جی۔

*662۔جناب احمد خان بہادر: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ شگو پل پار ہوتی مردان کا ٹینڈر ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ پل پر کتنی لاگت آئے گی اور یہ کب تک مکمل کیا جائے گا؛

(ii) آیا لوگوں کی آمدورفت کیلئے کوئی متبادل راستہ بنایا گیا ہے، اگر نہیں، تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) مذکورہ پل کا دایاں حصہ بشمول گرڈر (Girder) اور چھت کے (Slab) نقصان زدہ تھا جس کی مرمت کی گئی ہے اور اس پر تخمینہ لاگت -/64,11,000 روپے آئی ہے۔

(ii) مذکورہ پل ٹریفک کیلئے کھول دیا گیا ہے، لہذا متبادل راستے کی ضرورت نہیں۔

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری۔

جناب احمد خان بہادر: جی سر۔ سر! دا یو پل دے د شگو پل ورته مونږ وایو او دا پار هوتی او راپار هوتی دواړه خپل مینځ کښې یو بل سره Link کوی۔ سر، دے ته چا بم ایښے وو څه موده مخکښې نو هغے کښې دے پل ته نقصان شوے وو جی، او دا پل په ډیر خراب حالت کښې وو او بیا مونږ چیف منسټر صاحب ته ریکویسټ اوکړو چه یره مهربانی اوکړه د دے پل د پاره مونږ له څه پیسے راکړه چه دا پل پرے جوړ کړو جی۔ هغه پل جوړ شو جناب والا، خو په هغے کښې ډیرے غټے کندے دی او زما په خیال دا هم دغه مسئله ده چه دا پیسے په دے باندے لګیدلی دی خو هغه صحیح نه دی لګیدلے جی، نو زما د دے باره کښې دا ده چه مهربانی اوکړئ دا هم کمیټئ ته حواله کړئ چه سپین او تور ښکاره شی جی۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: دیکښے خو جی جواب دوئ داسے ورکړے دے چه دا دے باندے خو تقریباً څه 64 لاکھ روپئ اولګیدے او دے باندے ټریفک کهلاؤ شوے دے نو تاسو بیا هم نه ئے مطمئن۔

جناب احمد خان بہادر: غټے غټے کندے دی۔ 64 لاکھ روپئ په دے لګیدلے دی خو سر! زه دا وئیل غواړمه چه هغه پیسے صحیح نه دی لګیدلی ځکه چه تاسو څه وخت ورننوځئ دے پل ته چه ورخیژئ نو دومره غټے کندے دی چه اکثر دا غټ ګاډی ولاړ وی او ایکسلے ئے ماتے شوے وی جی۔

وزیر قانون: دا داسے ده جی چه پل کښے خو ما چرته کندے نه دی اوریدلے خو۔۔۔۔۔

جناب احمد خان بہادر: سر! زه به ئے تاسو ته اوښایمه جی نو۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: په 64 لاکھ د شګو پل جوړ دے جی۔

(قہقہے)

وزیر قانون: دا احمد خان د ټریژری بنچز ممبر دے جی، لاړ د شی، کمیټئ ته د لاړ شی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Ahmad Khan Bahadar, again Question No?

Mr. Ahmad Khan Bahadar: Thank you Mr. Speaker, the Question Number. is 666, Sir.

جناب سپیکر: جی۔

* 666۔ جناب احمد خان بہادر: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی ایف۔ 24 مردان میں طورو چوک تا چاٹو چوک سڑک تعمیر کی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ تکمیل کے ایک ہفتے کے اندر اندر مذکورہ سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی مرمت بھی کی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ کے عوام نے سڑک میں غیر معیاری میٹریل استعمال کرنے پر احتجاج کیا ہے جبکہ حلقے کے عوام اور متعلقہ رکن اسمبلی کو بتایا گیا تھا کہ اس پر اوپر والی تہہ بچھانا ابھی باقی ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ سڑک کی تعمیر پر کتنا عرصہ لگا، اس کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے اور اس پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے;

(ii) آیا مذکورہ سڑک پر اوپر والی تہہ بچھائی گئی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ)(جواب وزیر قانون نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، مگر مذکورہ سڑک کی تکمیل انتہائی سردی کے موسم میں کی گئی تھی اور سڑک پر ٹریفک کی بہتات کی وجہ سے رات کے وقت کام کرنا پڑا، اسلئے سڑک مطلوبہ قوت حاصل نہ کر سکی، بہر حال خراب شدہ کام کی ادائیگی ٹھیکیدار کو نہیں ہوئی ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک پر اوپر والی تہہ (Wearing Course) کرنا باقی ہے جو کہ متصل شمسی روڈ پر کام کے ساتھ ساتھ کی جائے گی، مذکورہ تہہ پریمکس نیچ پلانٹ سے کی جائے گی جو کہ معیاری اور دیرپا ہوگی۔

(د) مذکورہ سڑک زیر تعمیر ہے، اس کی لمبائی 425 میٹر اور چوڑائی 5.97 میٹر ہے، مذکورہ سڑک کی کل تخمینہ لاگت -/26,88,000 روپے ہے جبکہ اب تک اس پر صرف -/3,09,000 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ مذکورہ سڑک پر اوپر والی تہہ اگست کے مہینے میں انشاء اللہ بچھائی جائے گی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

<u>جناب احمد خان بہادر</u>: سر۔ سر، دا تیرشوی گورنمنټ جوړ کړے وو جی او دا سړک دا سے شوے وو سر چه دا کله تیار شو نو په یو هفته کښے د ننه د ننه په دے کښے بیا غټے غټے کندے جوړے شوے او په دے باندے یو نیم کال گورنمنټ اغستے وو په جوړولو باندے سر۔ په یو هفته کښے د ننه د ننه، بلکه دوئ په دے خپل سوال کښے لیکلی دی چه او په یو هفته کښے د ننه د ننه دا بیا کندے شو۔ د هغے نه بعد سر، په دیکښے ما چیف منسټر صاحب ته ریکویسټ اوکړو ما پرے دلته کوئسچن ورکړو۔ ما پرے سر، سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ ته خطونه اولیږل۔ اینټی کرپشن والا ته مے اولیږل، ما اووئیل چه مهربانی اوکړئ د دے انکوائری اوکړئ۔ هغه جی، بیا دا سے چل اوشو چه سی اینډ ډبلیو والا هغه ټهیکیدار ته فنډ بند کړو او ما سره ئے دا وعده اوکړه چه انشاء الله د دے دا Wearing course به مونږ

دوباره اوکړو، دا به مونږ ټهیک کوؤ۔ سر، چه کله هغه بیا دوباره جوړ شو څه موده پس، حالانکه د هغے د پاره بیا بلا موده ټریفک ئے بند کړے وو۔ اوس نن دلته که د مردان بعضے کسان وی یا هغوی ته پته وی، هغوی به د دے خبرے ګواهی کوی چه ټهیک ده هغه یو هفته پس خراب شوے وو خو دا په دویم ځل ئے چه کله جوړ کړو، دا بیا یو میاشت پس خراب شو نو زما سر د دے باره کښے بیا دا ریکویسټ دے چه مهربانی اوکړئ دا کمیټئ ته حواله کړئ، چه د دے دغه اوشی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> داسے ده جی چه دا څه وخت د دوئ سوال راغلے وو، هغه وخت دے باندے صرف درے لکهه روپئ لګیدلے وے او دے د پاره چه کوم ټوټل Sanctioned amount دے هغه څه 26 ,27 لاکه روپئ دے ،که انتظار اوکړئ زما په خیال نو ډیپارټمنټ ته به هدایات اوکړو انشاء الله دا مسئله به ټهیک کړی۔

<u>جناب احمد خان بہادر:</u> سر جی زه یو ریکویسټ کول غواړم، هغه دا چه ما ته ډیپارټمنټ وئیلی وو، د دوئ دا جواب غلط په د دے چه دوئ دلته 26,88,000/- روپئ وائی، غنی داد خان! تاسو مهربانی اوکړئ لږ چپ شئ، 26,88,000/- روپئ دوئ وائی چه په دے باندے دغه دے ، حالانکه سر جی، ما ته ډیپارټمنټ وئیلی وو چه مونږ د ټهیکیدار نه اتیا لکهه روپئ نیولی دی۔ سر، ما ته چه کومه خبره کړے شوے وه هغه دا وه چه مونږ ترے اتیا لکهه روپئ نیولی دی، چه کله مونږ له دا کار پوره کړی او بالکل ټهیک شی، د هغے نه بعد به مونږ دا حواله کوؤ سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! اس سوال کے آخر میں دیکھیں جی، اس میں لکھا ہے کہ مذکورہ سڑک زیر تعمیر ہے اس کی لمبائی فلاں، تخمینہ لاگت اتنی ہے جبکہ اب تک اس پر صرف تین لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ مذکورہ سڑک پر، یہ آخر میں دیکھیں، مذکورہ سڑک پر اوپر والی تہہ اگست کے مہینے میں انشاء اللہ بچھائی جائے گی، ابھی تو یہ اکتوبر ہے تو کیا اگست میں یہ تہہ بچھائی گئی ہے؟

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): زہ سپیکر صاحب! یو خبرہ کول غواړم-----

جناب سپیکر: جی د میاں صاحب هم پکښے سپلیمنټری سوال راغے-----

وزیر اطلاعات: زہ سپلیمنټری سوال نہ کوم، زہ دا خبرہ ختمول غواړم چہ دا دومرہ غټہ خبرہ دہ چہ بار بار سرکوانیږی نو پکار دہ چہ کمیټئ تہ لاړ شی چہ د دے خبرے پہ رشتیا باندے پتہ اولګی، دا د سوالونو جوابونو خبرہ نہ دہ۔ (تالیاں) او لږہ د بے ایمانئ لار نیول غواړی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Javed Abbasi Sahib,Question No?

جناب محمد جاوید عباسی: یہ کوئسچن نمبر ہے، 726۔ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ جو آدمی حکومت میں ہوتا ہے جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: احمد خان بہادر صاحب آپ کے کتنے کوئسچن ریفر ہوئے کمیٹی کو؟ ان سب معزز اراکین نے آپ کا ساتھ دیا ہے ان کو آپ نے کھانا کھلانا ہو گا۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہاں، حکومت بھی ہے اور تعلق بھی ان کا بڑا اچھا ان سے ہے، اس سلسلے میں ان کی بات مانی جاتی ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ کوئسچن نمبر 726 ہے، یہ میں نے جو سوال کیا تھا سر اس کا تعلق پورے صوبے سے ہے۔

جناب سپیکر: 626

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، 726

جناب سپیکر: 726، Sorry-

* 726۔ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں جن سڑکوں کی تعمیر کی منظوری 2008 میں دی گئی تھی، اس پر کام شروع کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ان سڑکوں کی تعمیر کیلئے پوری رقم ابھی ریلیز نہیں ہوئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ہر ضلع میں سڑکوں کی تعمیر کیلئے 2008 کے دوران کتنی رقم ریلیز کی گئی اور بقایا رقم کس مد سے ریلیز ہو گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) سال 2008 کے دوران سڑکوں کی تعمیر کیلئے جو رقم ریلیز کی گئی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی گئی۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جی جی، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو سپلیمنٹری سوال ہے اس پہ؟

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ ان سڑکوں کی تعمیر کیلئے پوری رقم ابھی ریلیز نہیں ہوئی ہے؟ یہ 2008 کی بات کرتے ہیں سر، انہوں نے کہا کہ جی ہاں، یہ ریلیز نہیں کی گئی تو پھر انہوں نے اس کا پورا شیڈول دیا ہے جناب سپیکر، یہ 2008 میں بہت کم پیسے ریلیز ہوئے ہیں 2009 میں بھی بہت کم ہوئے ہیں، ابھی بھی جو اے ڈی پی ہے وہ پوری طرح روند دیا گیا ہے، اب یہ سڑکیں مکمل طور پر بند ہیں۔ آپ اگر اس کی لسٹ پڑھیں Page 22 ہے، مجھے آدھا گھنٹہ دیں تو میں آپ کو تفصیل بتاؤں جناب سپیکر، تو یہ سکیمیں میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ قبرستان کی طرح ہو گئی ہیں اور یہ شدید بارشوں میں جو کام ہوا وہ بھی ختم ہو جائے گا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا Genuine سوال ہے، جناب لاء منسٹر صاحب کا بھی تعلق انہی اضلاع سے ہے ان میں شامل ہے، تو یہ کمیٹی کے سپرد ہو تاکہ اس پر بات کی جائے کہ کب مکمل ہو گا اور کیسے اس کو مکمل کیا جائے گا جناب سپیکر؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> اس طرح ہے جی کہ یہ تو انہوں نے جنرل سوالات کئے ہیں کہ 2008 کی جو سڑکیں ہیں، کون کونسی زیر تعمیر ہیں، اس کے بعد فنڈز کتنے ہیں تو وہ مکمل تفصیل ان کو دی ہوئی ہے۔ ابھی اگر کوئی سپلیمنٹری کوسچن ہے تو وہ کہہ دیں Otherwise کمیٹی کا کیا تک بنتا ہے اور کمیٹی کی تو چھ چھ مہینے میں

میٹنگز بھی نہیں ہوتیں یا ایسے پینڈنگ رہ گئے ایشوز، اگر کوئی کوئسچن ہے تو وہ کر دیں Otherwise مہربانی کریں، بس، آپ کو تفصیل مل گئی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! اگر یہ باقی اضلاع کو نہیں Include کرنا چاہتے تو ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کو تو ہم ضرور اس میں Stress کریں گے، جناب میں پریس کرونگا کہ وہاں تو بالکل مکمل طور پر 2008 میں جو کام شروع تھے، وہ بند ہیں۔ لوگوں کو بھی ان کا پیسہ نہیں ملا جناب سپیکر، دس کے اے ڈی پیز ہو چکے ہیں تو وہ سڑکیں تو ابھی آئے روز، یہ سردیاں اور یہ برفباری گزر گئی تو آپ کو نام و نشان نہیں ملے گا، تو ہم کہتے ہیں کہ ہم تو مدد کرنا چاہتے ہیں کہ جو سڑکیں ابھی ہیں یہ دیکھ لیں کہ، تو یہ مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر۔

وزیر قانون: اس طرح ہے جی، کہ ہماری بھی یہ خواہش ہے کہ ہم جو سڑک Approve کریں یا جو پراجیکٹ بھی Approve کریں، وہ ایک سال، ڈیڑھ سال کے اندر بن جائے لیکن جب ہم آئے اس وقت تقریباً Seventy percent اے ڈی پی میں پرانی گورنمنٹ کی سکیمیں تھیں۔ ہمیں صرف Thirty percent نئی سکیموں کا موقع ملا تو لہذا Throw forward جو ہے، وہ ابھی ہم کم کر کے تقریباً دو سال تک لا رہے ہیں۔ شروع میں جب آئے تھے ہم لوگ تو اس وقت تک Throw forward پانچ سال کی تھی یعنی 2008 کی جو سکیمیں تھیں وہ 2013 تک جانا تھیں تو ہم نے تو Throw forward کو زیادہ لینڈنگ کر کے وہ کم کر دیا ہے یعنی یہ ایسا ایشو ہے کہ اسے آپ اگر کمیٹی میں لے بھی جائیں تو مطلب ہے اس سے کچھ بنے گا نہیں، یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ Throw forward کم کریں، انشاء اللہ یہ آپ کو ایشورنس دے رہے ہیں اور مہربانی کر کے یہ Withdraw کر لیں۔

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

648۔ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر زراعت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ واٹر مینجمنٹ کی مد میں ضلع نوشہرہ کو فنڈز دیئے جاتے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع نوشہرہ کے کافی علاقے نہری ہیں اور زیادہ تر ریتیلی زمین پر مشتمل ہیں جیسا کہ موضعات کنداک، مرہٹی، میاں عیسیٰ، ہلکی، مصری بانڈہ، زڑہ میانہ، ترلاندی، پیر سباق، ریگی، برہ بانڈہ وغیرہ;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع نوشہرہ کو واٹر مینجمنٹ کی مد میں سال 2006-07 اور 2008-09 میں کتنا فنڈ دیا گیا ہے;

(ii) اگر 2008-09 میں فنڈ نہیں دیا گیا تو اس سلسلے میں مرکزی حکومت سے رابطہ کیا گیا ہے یا نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت):</u> (الف) ہاں، درست ہے۔

(ب) ہاں، درست ہے۔

(ج) ضلع نوشہرہ کو واٹر مینجمنٹ کی مد میں سال 2006-07 تا 2008-09 میں دیئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) 2006-07	105.698 ملین روپے۔
2007-08	67.767 ملین روپے۔
2008-09	18.135 ملین روپے۔

(ii) 2008-09 میں مرکزی حکومت نے 826.198 ملین روپے کی منظور شدہ رقم کے برعکس صرف 422 ملین روپے کی رقم جاری کی جس میں ضلع نوشہرہ کو 18.135 روپے دیئے گئے۔ اس سلسلے میں سیکرٹری زراعت اور ڈائریکٹر جنرل نیشنل پروگرام صوبہ سرحد کا مرکزی حکومت سے ذاتی طور پر یا ٹیلی فون پر ہر ماہ میں تقریباً دو دفعہ رابطہ رہتا ہے۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت سے گاہے بگاہے درخواست کی گئی جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ہ مورخہ 23 اگست 2008 کو ڈائریکٹر جنرل فیڈرل واٹر مینجمنٹ سیل اسلام آباد کو ڈائریکٹر جنرل نیشنل پروگرام صوبہ سرحد کی طرف سے فنڈز کی فراہمی کی درخواست کی گئی۔

ہ مورخہ 19 اگست 2008 کو پراونشل سٹیرنگ کمیٹی کے اجلاس میں 2008-09 کے سالانہ ورک پلان کی منظوری دی گئی جو مورخہ 4 ستمبر 2008 کو وفاقی حکومت کو بھیجی گئی۔

ہ مورخہ 5 جنوری 2009 کو ڈائریکٹر جنرل فیڈرل واٹر مینجمنٹ سیل اسلام آباد کو ڈائریکٹر جنرل نیشنل پروگرام صوبہ سرحد کی طرف سے دوسرے اور تیسرے عشرے کیلئے فنڈز کی فراہمی کی درخواست کی گئی۔

مورخہ 5 فروری 2009 کو جناب وزیر زراعت صوبہ سرحد نے وفاقی وزیر خوراک و زراعت حکومت پاکستان کو فنڈز کی بروقت فراہمی کیلئے مراسلہ نمبر No.Ps/Min/Agri/NWFP/2009 Dated Peshawar, the 05-02-2009 بھیجا گیا۔

مورخہ 10 فروری 2009 کو فیڈرل کوآرڈینیشن کمیٹی کے اجلاس میں وفاقی حکومت کو درکار فنڈز کے بارے میں مطلع کیا گیا۔

مورخہ 18 فروری 2009 کو جناب وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی طرف سے وفاقی وزیر خوراک و زراعت کو فنڈز کے اجراء کیلئے مراسلہ نمبر D.O.No.PS/PMU/CMS/NWFP/09/829 Dated 18-02-2009 بھیجا گیا۔

741۔ محترمہ سنجیدہ یوسف: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں کچھ عرصہ قبل محکمہ نے رتہ کلاچی ریسرچ سنٹر نزد غلام محمد اسٹیڈیم میں نئی سبزی منڈی بنانے کا پروگرام بنایا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو؛

(i) آیا مذکورہ سبزی منڈی کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے؛

(ii) اگر تعمیر مکمل ہو گئی ہے تو سبزی منڈی تا حال وہاں کیوں منتقل نہیں کی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ رتہ کلاچی نزد غلام محمد اسٹیڈیم، ڈیرہ اسماعیل خان میں نئی سبزی منڈی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(ب) (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔

(i) 2002ء میں نئی سبزی منڈی کی بنیادوں کی تعمیر مکمل ہو گئی تھی جو کہ 129 دکانوں پر مشتمل ہے۔ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ڈیرہ اسماعیل خان نے محکمہ زراعت کی سفارش پر 106 دکانیں آڑھتی/ کمیشن ایجنٹ صاحبان کے حق میں الاٹ کیں۔ یوں 28 آڑھتی اس فیصلے سے ناراض ہو کر عدالت چلے گئے اور نئی سبزی منڈی کی منتقلی کا مسئلہ دھرے کا دھرا رہ گیا جو کہ آج تک التواء کا شکار ہے۔ ڈسٹرکٹ آفیسر ایگریکلچر ڈیرہ اسماعیل خان کی طرف سے موصولہ رپورٹ مورخہ 7 نومبر 2009 کے مطابق 28 آڑھتی صاحبان میں سے تین کے کیسز سول جج۔I، سول جج۔IV نے حکومت کے حق میں خارج کئے ہیں جبکہ

25 عدد کیسز ابھی تک عدالت میں زیر التواء ہیں، تاہم ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ، کمشنر صاحبان ڈیرہ اسماعیل خان کوشش کر رہے ہیں کہ نئی سبزی منڈی کی منتقلی کا مسئلہ جلد از جلد مکمل ہو جائے۔

844۔ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر زراعت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اس سال ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ آفیسر محکمہ زراعت نوشہرہ کو حفاظتی بندوں اور دیگر زرعی کاموں کیلئے فنڈز دیا گیا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو امسال محکمہ زراعت ضلع نوشہرہ نے ترقیاتی کاموں، زمینداروں کو دوائیوں اور تخم کی فراہمی کیلئے اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے ؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) یہ درست ہے کہ اس سال محکمہ زراعت نوشہرہ کو حفاظتی بندوں اور دیگر زرعی کاموں کیلئے فنڈز فراہم کیا گیا ہے۔

(ب) (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔امسال محکمہ زراعت ضلع نوشہرہ نے ترقیاتی کاموں اور حفاظتی بندوں کی تعمیر کیلئے جو اقدامات کئے ہیں انکی تفصیل مہیا کی گئی۔

753۔ سردار شمعون یار خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایبٹ آباد میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال موجود ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں طبی سہولیات کا فقدان ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کیلئے سالانہ بجٹ مختص کیا جاتا ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ہسپتال کتنے بستروں پر مشتمل ہے، کتنے بستر ے مختلف وارڈوں میں قابل استعمال ہیں اور کتنے ناقص حالت میں موجود ہیں;

(ii) آیا حکومت مذکورہ ہسپتال کی بہتری کیلئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے;

(iii) مذکورہ بالا ہسپتال کیلئے مختص کردہ بجٹ کس طریقہ کار کے تحت استعمال کیا جاتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے ؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں، سالانہ بجٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ مہیا کرتی ہے۔

(د) (i) یہ ہسپتال 200 بستروں پر مشتمل ہے اور تمام کے تمام قابل استعمال ہیں۔

(ii) جی ہاں، ہسپتال کو کیٹیگری 'اے'' کا درجہ دینے کی تجویز زیر غور ہے۔

(iii) اس ہسپتال کو بجٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ضروریات کے مطابق فراہم کرتی ہے جو کہ مجوزہ قانون کے مطابق خرچ کیا جاتا ہے، مثلاً ادویات، ایکسرے فلمز، لیبارٹری کیمیکلز وغیرہ گورنمنٹ صوبہ خیبر پختونخوا کی فراہم کردہ ریٹس کے مطابق خریدی جاتی ہیں اور باقیماندہ اشیاء کیلئے ٹینڈر کیا جاتا ہے۔

845۔ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر زراعت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 10-2009 کیلئے واٹر مینجمنٹ نوشہرہ کو ترقیاتی کاموں کیلئے فنڈ دیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع نوشہرہ میں موگہ جات کی تعمیر کا کام بہت کم ہے جس سے زمینداروں کو تشویش لاحق ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 10-2009 کیلئے واٹر مینجمنٹ نوشہرہ کو ترقیاتی کاموں کیلئے کتنی رقم دی گئی ہے، اس رقم سے کتنے واٹر ریزروائرز تعمیر کئے جا سکتے ہیں؛

(ii) آیا حکومت پی ایف 16 کی پسماندگی کے پیش نظر تین واٹر ریزروائرز کیلئے جلد از جلد دس ملین روپے فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) ہاں، درست ہے۔ ضلع نوشہرہ کو سال 10-2009 کیلئے مقرر کردہ اہداف اور مختص فنڈز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

		اہداف	فنڈز
*	واٹر کورس	50 عدد	54.715 ملین روپے۔
*	واٹر ریزروائر	04 عدد	0.724 ملین روپے۔
*	ہمواری زمین	700 ایکڑ	4.480 ملین روپے۔
		ٹوٹل	59.919 ملین روپے۔

(ب) سال 10-2009 میں ضلع نوشہرہ میں واٹر مینجمنٹ سے متعلق ترقیاتی کام کی رفتار کافی سست رہی۔ ضلع نوشہرہ میں سال 09-2008 کے کل بقایا جات 22.706 ملین روپے تھے۔ وفاقی حکومت کی جانب سے سال 10-2009 کیلئے درکار فنڈز کے اجراء میں کمی و تاخیر کی وجہ سے ضلع میں ترقیاتی کام

روک دیئے گئے ہیں اور مختص شدہ اہداف مشکل نظر آتے ہیں۔ اب تک صرف 13.935 ملین روپے کی معمولی رقم دی گئی جبکہ 8.771 ملین روپے کے بقایاجات اب بھی ادا کرنے ہیں۔ اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلع میں مزید کام فی الوقت روک دیئے گئے ہیں۔

(ج) سال 10-2009 میں وفاقی حکومت کی طرف سے واٹر مینجمنٹ نوشہرہ کو واٹر کورسز کی مد میں 13.935 ملین روپے دیئے گئے لیکن 09-2008 کے بقایاجات کی ادائیگی کی وجہ سے نئے واٹر کورسز کی تعمیر کا کام نہیں کیا جاسکا، تاہم واٹر ریزروائرز اور ہمواری زمین کیلئے صوبائی حکومت کی طرف سے اجراء کردہ رقم مقررہ وقت کے اندر خرچ کی جائے گی۔

(ii) منصوبوں کے منظور شدہ پی سی ون کے مطابق فنڈز اضلاع کیلئے مختص کئے گئے ہیں نہ کہ انتخابی حلقہ کیلئے۔ چونکہ زیادہ تر منصوبے وفاقی حکومت کی امداد سے چل رہے ہیں، اس لئے اضلاع کو فنڈز کی فراہمی کا انحصار وفاقی حکومت کی جانب سے فنڈز کے اجراء پر منحصر ہے۔

818۔ سید قلب حسن: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لایا گیا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ میڈیکل کالج کیلئے ٹیچنگ ہسپتال کا ہونا ضروری ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکور کالج کا قیام کب عمل میں لایا گیا ہے، نیز ٹیچنگ ہسپتال کیلئے کیا Criteria ہے اور اس کیلئے کتنے بستروں کا ہسپتال ہونا ضروری ہے اور حکومت نے اس کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے قانون کے مطابق ہر میڈیکل کالج کا کلینکل کلاسوں کیلئے ایک ہسپتال کے ساتھ الحاق ہونا ضروری ہے تاکہ ایم بی بی ایس کے تیسرے سال میں میڈیکل طلباء اور طالبات ہسپتال جاکر پریکٹیکل طبی امور سیکھیں۔

(ج) جولائی 2005 میں وزیراعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا کی منظوری کے بعد کوہاٹ میڈیکل کالج کا قیام عارضی طور پر کے ڈی اے ہسپتال کوہاٹ میں لایا گیا جو کہ کوہاٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (KUST) کے زیر اہتمام چل رہا ہے۔ اسکے بعد کوہاٹ میڈیکل کالج کا عملاً قیام 2006 میں عمل میں لایا گیا اور اس میں کلاسز اپریل 2006 میں شروع ہوئیں۔ پی ایم ڈی سی رولز کے مطابق ٹیچنگ ہسپتال میں

فی طالب علم پانچ بسترے ہونا ضروری ہیں، یعنی میڈیکل کے پچاس طلباء کیلئے دو سو پچاس بستروں کے ہسپتال کا ہونا ضروری ہے اور حکومت نے اس سلسلے میں کوہاٹ میڈیکل کالج کے ساتھ لیاقت میموریل ہسپتال اور کے ڈی اے ہسپتال کوہاٹ کا الحاق کیا ہوا ہے۔

819۔ سید قلب حسن: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبے میں کیٹیگری 'بی' ہسپتالوں کو کیٹیگری 'اے' کا درجہ دیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جن اضلاع میں کیٹیگری 'بی' ہسپتال کو کیٹیگری 'اے' کا درجہ دیا گیا ہے، ان کی تفصیل بتائی جائے، نیز ڈسٹرکٹ ہسپتال کوہاٹ کا نوٹیفیکیشن اب تک کیوں نہیں ہوا ہے، وجوہات بھی بتائی جائیں؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔ چند ہسپتالوں کو حکومت کی پالیسی کے تحت کیٹیگری 'اے' کا درجہ دیا گیا ہے۔

(ب) صوبے کے مختلف ہسپتالوں کی اپ گریڈیشن کو ترتیب میں لانے کی غرض سے محکمہ صحت صوبہ خیبر پختونخوا نے سال 2002 میں جامع پالیسی مرتب کی ہے۔ مذکورہ پالیسی کے تحت 2500 آبادی پر ایک بیڈ مہیا کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ بالترتیب ہر ایک ڈسٹرکٹ کی آبادی لی گئی اور جہاں جہاں پر بیڈز کی کمی عیاں ہوئی، ان سب کو مذکورہ بالا پالیسی کے تحت مرحلہ وار طریقے سے اپ گریڈ کیا گیا۔ مندرجہ بالا پالیسی کے تناظر میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ڈی آئی خان، نوشہرہ، چارسدہ، صوابی، مردان، مانسہرہ اور لوئر دیر کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کو کیٹیگری 'اے' کا درجہ دیا گیا۔ مزید یہ کہ ان ہسپتالوں کی اپ گریڈیشن حکومت کی منظور شدہ پالیسی کے تحت ہوئی تھی اور ہر ایک ہسپتال کی اپ گریڈیشن کیلئے کوئی علیحدہ اعلامیہ جاری نہیں کیا گیا تھا۔ جہاں تک ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کوہاٹ کا تعلق ہے تو یہ کیٹیگری (بی) کے زمرے میں آتا ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جی، Leave applications: جناب تاج محمد خان ترند صاحب، سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب، عدنان خان وزیر صاحب، یاسمین پیر محمد خان صاحبہ نے 14-10-2010; جناب حاجی قلندر خان لودھی صاحب اور منور خان ایڈوکیٹ نے 14-10-2010 اور 15-10-2010 کیلئے رخصت

Is it the desire of the House that the leave may be طلب کی ہے تو granted?

(The motion was carried

Mr. Speaker: The leave is granted.

یہ پرسوں کے وہ رہ گئے تھے ان تمام اراکین نے بھی رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی تھیں، جن میں: جناب وجیہہ الزمان صاحب، جناب محمد علی شاہ صاحب، سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب، ملک قاسم خان خٹک صاحب نے 11-10-2010 کیلئے، جناب خلیفہ عبدالقیوم خان ایم پی اے پورے اجلاس کیلئے، جناب نصیر محمد خان میداد خیل صاحب اور جناب محمد ہمایون خان صاحب نے 11-10-2010 تا 15-10-2010 اور جناب وقار احمد خان صاحب نے 11-10-2010 تا اختتام اجلاس رخصت طلب کی ہے۔

ایک آواز: وہ تو موجود ہیں۔

جناب سپیکر: یہ آج کی نہیں ہیں، پرسوں جب وہ سب نہیں آئے تھے، اس وقت کی ہیں۔ ان کی درخواستیں آئی تھیں: محترمہ نور سحر صاحبہ 11-10-2010 تا 13-10؛ ملک حیات خان 11-10-2010 تا اختتام اجلاس؛ ڈاکٹر اقبال دین صاحب 11-10-2010 کیلئے؛ جاوید عباسی صاحب، جناب قلندر خان لودھی صاحب اور جناب عتیق الرحمان صاحب نے 11-10 تا 12-10-2010۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

Mufti Kifayatullah: Point of order Sir!

جناب سپیکر: مفتی صاحب! ایک منٹ، پورا ہاؤس آپ کا ہے، تھوڑا سا یہ ایجنڈا آگے بڑھنے دیں۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motions': Mr. Javed Iqbal Tarakai Sahib, Engineer Javed Iqbal Taraki, to please move his adjournment motion No. 203 in the House.

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: شکریہ، سپیکر صاحب۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ پانچ، چھ ماہ قبل ادینہ لاہور روڈ صوابی تعمیر ہوئی تھی جو کہ اب کھنڈرات میں تبدیل ہو چکی ہے اور حکومت کے کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود عوام الناس فائدہ اٹھانے سے قاصر ہیں، لہذا بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، جناب جاوید خان۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: سپیکر صاحب! ما خپله دا التواء اووئیل، دوباره ئے اووایمه جی؟

ایک آواز: اووایه، ټهیک ده اووایه۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: شکریہ سپیکر صاحب۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ پانچ، چھ ماہ قبل ادینہ لاہور روڈ صوابی تعمیر ہوئی تھی جو کہ اب کھنڈرات میں تبدیل ہو چکی ہے اور حکومت کے کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود عوام الناس فائدہ اٹھانے سے قاصر ہیں، لہذا بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنربیل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): بحث پہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن یہ ہے جی کہ چونکہ انہوں نے اپنے ایک مسئلے کی نشاندہی کی ہے، روڈ کے متعلق تو اس کی جو Completion date ہے، وہ 30th June, 2011 ہے اور میرے خیال میں انہوں نے نوٹ بھی کیا ہوگا کہ Recently اس کے اوپر Rehabilitation کا کام بڑی تیزی سے شروع کر دیا گیا ہے۔ اگر اس بات سے، میری اس ایشورنس سے وہ Satisfy ہوتے ہیں کہ 30th June, 2011 تک یہ ٹھیک ٹھاک اپنے اچھے طریقے سے Complete ہو گی تو صحیح ہے Otherwise اگر آپ ڈسکشن کرنا پسند کریں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب جاوید اقبال۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: سپیکر صاحب! زه وایم چه دا منسټر صاحب غلط ځکه وائی جی، د دے Already افتتاح په 23rd مارچ 2010ء باندے شوے ده۔ دا د 32 کروړ روپو پراجیکټ دے جی۔

جناب سپیکر: نه هغوی وائی، هغوی که تاسو دغه کول غواړئ۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: د دے Already افتتاح شوے ده، Stone پرے لګیدلے دے جی، یو Neutral party, third party اولیږئ که زه غلط وایمه او This is my second time، د دے نه مخکښے په 07/09 باندے-----

جناب سپیکر: هغوی خو اعتراض نه کوی چه ایډمټ د شی۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: بنه جی۔

جناب سپیکر: د هغه اعتراض خو ختم شو کنه، تاسو څه وایئ، ایډمټ کول غواړئ؟

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: جی زه ایډمټ کول غواړم۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک شوه۔ Is it the desire of the House-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! یہ ایک Localized مسئلہ ہے اور اس کے بعد جو تحریک التواء ہے، وہ نہایت اہم ہے اور پورے صوبے کا مسئلہ ہے، لہذا بہتر ہوگا کہ معزز رکن اس کی ایڈمشن کیلئے زور نہ دیں اور حکومت کے ساتھ جو بھی حل نکالنا ہے، وہ یا تو علیحدہ بیٹھ جائیں یا پھر جو بھی بحث کرنی ہے، وہ ابھی کر لیں کیونکہ اگر یہ ایڈمٹ ہو گئی تو اس کے بعد والی تحریک التواء پیش نہیں کی جاسکے گی۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی ان پر ہیں نا، اب وہ تو-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ابھی اس کے بعد جو ایڈجرنمنٹ موشن آرہی ہے، میری ریکویسٹ ہوگی کہ یا تو یہ پینڈنگ کر لیں دوسرے دن کیلئے یا اگر منسٹر صاحب، چونکہ یہ لوکل مسئلہ ہے کیونکہ جناب سپیکر، اس کے بعد جو ایڈجرنمنٹ موشن ہے، وہ سارے صوبے کا مسئلہ ہے تو یہ لوکل مسئلہ ہے، اگر یہ بیٹھ کر حل کر سکتے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں اور حل کر سکتے ہیں تو میرے خیال میں اس ہاؤس کو وہ ایڈجرنمنٹ موشن دی جائیگی۔

جناب سپیکر: نه، هغه خو به سبا هر ممبر پاځی او هغه به دا وائی، نو که دا کمیټئ ته وائی چه کمیټئ ته ئے ورکړو خو دا یو غلط Precedent جوړیږی چه اوس هغه-----

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: سپیکر صاحب! زه څه وئیل غواړمه جی۔ دا خو لوکل مسئله خو زه Generalize کومه۔ دا په ټوله صوبه کښے دا موجود ده جی، تاسو په دے کوئسچن کښے هم او کتل چه دا مسئله ده جی، دا زه Link کومه ټولے پختونخوا سره جی۔

جناب سپیکر: تاسو ئے ایډمټ کول غواړئ؟

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: خو زه څه بل څه وئیل غواړمه جی۔

جناب سپیکر: تاسو ئے ایډمټ کول غواړئ که نه؟

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: زه ئے ایډمټ کول غواړم۔

جناب سپیکر: بس ټھیک شوه جی۔ دا د بله ورځ ته راشی کنه د دوئ والا۔ Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the hounorable Member may be referred to the concerned, no sorry, sorry; is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the hounorable Member may be admitted for detail discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion moved by the hounorable Member is admitted for detail discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Anwar Khan MPA, Malik Bacha Saleh, to please move their Joint call cttention notice No. 393 in the House. Ji, Anwar Khan.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تاسو ته لږ ټائم اوزګارومه، دیکښے لږ خیر دے کوآپریشن اوکړئ جی۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، جناب۔ ہم آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ ملاکنڈ ڈویژن بالعموم اور ضلع دیر اپر بالخصوص حالیہ سیلاب کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں اور عوام فاقہ کشی پر مجبور ہیں۔ جو کچھ اس تباہ کن بارش اور سیلاب سے بچا ہے، مثلاً اخروٹ، پیاز، آلو، لوبیا وغیرہ لیکن جب ہمارے زمیندار یا کاروباری طبقہ ان اشیاء کو صوبہ پختونخوا کے دیگر اضلاع مثلاً پشاور، مردان، یا ڈاؤن ڈسٹرکٹس لاتے ہیں تو کسٹمز، ایکسائز، پولیس اور دوسرے ریاستی ادارے ان کو افغان اشیاء کہہ کر منہ مانگے رشوت طلب کرتے ہیں جس سے ہمارے زمیندار اور کاروباری طبقہ انتہائی پریشان ہے، ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس ظلم کو بند کیا جائے۔

جناب سپیکر، زمونږه جی ملاکنډ ډویژن او خاصکر بیا په دیر کښے تیر شوے سیلاب چه کومه تباهی کړے ده جی، زمونږ زمینداره طبقه بالکل جی، زمونږ سول چینلز خراب شوی دی، هغه تش شوی دی او د هغے د پاسه لږ څه چه

بچ شوی دی، Off season vegetable راځی جی او هغه چه کله د دیر نه راشی
نو د ډاؤن ډسټرکټس د دے ځایونو پورے ځائے په ځائے باندے چیک پوسټونه
دی، هر ځائے کښے د ټرکونه نه اودروی او کاروباری طبقه بار بار مونږ له
راځی چه یره جی په سبزئ کښے څه وی، په آلوګانو کښے څه وی؟ که مونږه دا
وایو چه د ډائیو په اډه کښے، کله چه ډائیو بس روانیږی هلته کښے هره محکمه
حاضره وی، په دیر کښے ګورنمنټ شته دے جی بنه Settled district دے، هلته
کښے څه مسئله نشته، هلته کښے دے ئے چیک کوی خو که په لاره باندے
سبزی، تازه سبزی چه ټرک کښے څلور پینځه ځله لوډ شی او څلور پینځه ځله تشه
شی، د هغے به څه حیثیت پاتی کیږی؟ او زه پرزور مطالبه کوم چه تاسو د دے
خلاف څه ایکشن واخلئ ځکه چه دا ظلم دے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Information, Mian Ifthikhar Hussain Sahib, please.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ داسے ده چه
رشتیا خبره ده چه Genuine problem ضرور دے خو په دیر کښے دا خبره کول
چه ګنی د سبزئ ګاډے به ځی، هغه به چیک کیږی نه، دے خو به د کاروباری
طبقے نه ضرور تنګ وی خو هغلته خو نن سبا چه په داسے داسے څیزونو کښے
بارود او دغه ټائپ څیزونه روان وی چه د هغے تصور نه شی کیدے، تصور او
هغلته چه دا دومره علاقه د بارودو ډکه ده، په کومو ځایونو تلے دی؟ دا هم په
دے طریقو تلے دی، چرته د لرګو په شکل کښے تلی دی، چرته د سبزو په شکل
کښے تلی دی، لهذا تکلیف ضرور دے لکه چه څنګه زمونږ په پیښور کښے ځائے
په ځائے د دے مسئلو یو مشکل شته، دا خبره کول چه په اډه کښے دے هلته
کښے د چیکنګ د پاره لکه د ډائیو غوندے پروګرام جوړ شی، د ډائیو د بس
پروګرام او د هغے بیا ذمه واری اغستل د یو مالک کار دے، هغلته کښے په اډو
کښے څوک ذمه واری د چا اغستے نه شی که داسے یوه خبره وی چه دے د دے
خبرے ذمه واری اغستے شی، چه دے د هغه ځائے عوامی نمائنده دے، مونږ به
د ده سره کښینو او خبره به اوکړو، چه د اډے دے بالکل ذمه واری اخلی چه په
اډه کښے به چیکنګ وی ځکه چه هغوی هړتال کوی، په اډه کښے ئے چیکنګ ته
نه پریږدی، ګاډی ټول په اډه کښے ډ کیږی نه، نو لهذا دا یو مشکل ضرور دے۔

زه دے ورور ته خواست کوم چه د دهشت گردئ کوم لهر دے نو په دیکښے مونږه سره کوآپریشن اوکړئ او په دغه ځیز باندے د زور نه راوړی۔

جناب سپیکر: جی جناب انور خان صاحب! مطمئن شولے ؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: زه جی، بالکل دا میاں صاحب چه کومه خبره اوکړه دا Genuine مسئله ده جی او د دهشت گردئ کومه خبره چه کیږی، په هغے کښے د ټولو نه زیاته قربانی زمونږ د دیر خلقو ورکړے ده، پخپله راپاڅیدلی دی، لښکرے ئے جوړے کړی دی او مونږه د هغه خلقو خلاف جنګیدلی یو جی۔ مونږه د هغه غریب خلقو خبره کوؤ جی، یوائے د دیر نه جی۔ هغه ټرک چه رارواں شی یو ځائے نه دے، د دیر نه چه شروع شی او د مردانه پورے یا د پیښور پورے څلویښت پنځوس ځائے کښے ناکے دی جی، مونږه وایو چه په دیر کښے ئے په دوه ځایونو کښے چیک کړی، په هر ځائے کښے چه دوئ دغه کوی یو نظام دے خو چه کم از کم د دیر نه ټرک رارواں شی او د مردانه پورے او د دغه پورے چه هر پهاټک له ورځی او ورته وائی چه ګاډے تش کړه او ګاډے ډک کړه، کسټمز والا چه دی، د کسټمز والا د الوګانو سره څه کار دے ؟ په سخاکوټ کښے دا کسټمز والا ولاړ وی، وائی ورته ګاډے تش کړه، په دیکښے به تا د افغانستان نه څه راوړی وی۔ ګاډے خو جی د کالام نه رارواں دے، اوس جی د کالام روډ بند دے د کالام سبزی، اتروړ، اوشو سبزی دیر کوهستان ته ځی، هغه غریباں په ډائنو (ګاډو) کښے سبزی یوسی دیر کوهستان ته واپس او دیر کوهستان کښے دوه درے ځایه بیا هلته کښے لوډ ان لوډ شی، بیا چکیاتن یو ځائے دے جی، هلته کښے راوځی نو تاسو معلومات اوکړئ، د اتروړ، اوشو نه چه کومه سبزی ده، هغه واپس په دغه غره باندے آوړی، کمراټ باندے دیر ته ځی ولے چه ښکته روډ سیلاب وړے دے، دوه درے ځایه هلته کښے لوډ ان لوډ شی جی، بیا په دیر کښے ټرکونو ته اوخیژی په ډائنو، واړه واړه مزدو ګاډو کښے ئے یوسی جی۔بیا هلته کښے ټرک ته لوډ شی، هغه ټرک چه بیا ښکته رارواں شی نو په هر پهاټک باندے ورته وائی چه پولیس ډیپارټمنټ ته د دا کار حواله شی، فوج ته د حواله شی، ایف سی ته د حواله شی۔ یو خاص ډیپارټمنټ د ورله وټاکی، دوه درے پهاټکونه د ورته اوښائی چه په دیکښے به چیک کیږی خو که د دیر نه

راروان شی او د پیښوره پورے یا د مردانه پورے پینځلس شل ځایه کښے جی، داځنګهPossible ده چه پینځلس شل ځایه کښے به جی تازه سبزی لوړ او ان لوډ کیږی؟

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیراطلاعات: سپیکر صاحب، پکار خو دا ده چه دے په دے خبره زمونږ نه لږ سیوا پوهیږی ځکه چه په دیر کښے دا مسئله نوره هم پیچیده ده۔ ځنګه ئے چه اووئیل چه هغوی ډیرے قربانئ ورکړے دی، دا خبره کول چه یو چیک پوسټ وی، دوه د وی او درے د وی نو زه خپله د ټرانسپورټ سره هم تعلق لرم او ټرانسپورټر هم یمه او ټرکونه مے هم شته دے، دا خبره کول چه ګنی د یو چیک پوسټ نه ګاډے اووتو او چیک شولو، دے به ټهیک وی، د هغه چیک پوسټ تر مینځه چه کوم دے نو هغه ډیر سامان اچوی، د هغے به څوک ذمه وار وی؟ چه د بل چیک پوسټ نه اوځی نو په بل کښے اچوی، دا چه په دے پاکستان کښے دا سمګلنګ اودریږی نه نو د دے خو دا مطلب نه چه ګنی څوک ئے چیک کوی نه، هم دغه رنګ طریقے وی چه د یو ځائے نه په بل ځائے کښے چیک کړی نو سامان ترے لاړ شی، د بل ځائے نه په بل ځائے کښے، نو خیر دے که نور څه کیدل خو د دهشت ګردئ په بنیاد دا لاره هموارول چه زه به دے خلقو ته دا اجازت ورکړم چه ګاډی به نه چیک کیږی او په چیکنګ باندے خلق تنګیږی، دا تاثر ختمول غواړی۔اوس خلق عادت شوی دی، اوس ورله دا لار ورکول نه غواړی، که دا لار چا ورله ورکړه، ډیر خلق شته دے چه دے دهشت ګردو ته په دے بهانو باندے لار ورکوی، دا هم یوه بهانه ده او که دا بهانه یو ځل ملاؤ شوه نو بیا به هر سړے هړتال کوی چه دلته کښے به پولیس چیکنګ کوی او دغلته به نه کوی، هلته به کوی هلته به نه کوی۔ زه دوئ ته بیا خواست کوم چه په دیکښے د کوآپریشن اوکړی که د ده څه مسئله وی په شریکه باندے به کښینو په لوکل سطح باندے به ئے ورله حل کړو۔

جناب سپیکر: دا خبره ټهیک ده، شا ته چیمبر ته راشئ په بریک کښے، په هغے کښے به دا خبره اوکړو۔ Saqibullah Khan to please move his call attention notice.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔

Mr.Speaker: No. 396 ji, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: I would like to draw the attention of the government towards the public important issue in Peshawar the breads with reduced weight and high price are being sold and there is no check despite the fact the government department exists and million of rupees are being spent on the salaries of the employees, but still the general public is badly suffering. Government should take notice of such malpractices.

جناب سپیکر صاحب، دا په پیښور ضلع کښې جی، مخکښې په ښار کښې اوس په کلو کښې هم دا شروع شوے دے چه دوئ به ډبل روټئ په لس روپئ ورکوله جی او دا سنګل به ئے په پینځه روپئ ورکوله جی۔ اوس د هغے دا سائز او Weight د ومره Reduce شوے دے چه ډبل خو هډو ملاویږی نه او سنګل دغه کیږی صرف، فوډ ډیپارټمنټ سره انسپکټران شته دے، پرائس کمیټی ده که فرض کړه په پرائسز کښے څه راځی، هغه د ډی سی او لاندے راځی، بیا د نورو هم چیکنګ کوی، د مجسټریسی پاورز ټول ورکړے شوی دی خو اوسه پورے دغه پرابلم په پیښور کښے چرته دے، اوس کلو ته هم راغلو، په کلو کښے جی دا مسئله نه وه، کلو ته هم راغله، یونیورسټی ټاؤن ته تاسو لاړ شئ، ښاریے ته لاړ شئ، دا پرابلم دے۔ زما ریکویسټ دا دے جی چه دا انسپکټران چه مونږ ورله پیسے ورکوؤ، دا چه کوم د ډی سی او دفتر سره اهلکار ناست دی، د هغوی دا کارونه دی، سر، دوئ څه کوی؟ زما ریکویسټ دا دے که فرض کړه دوئ دا نه شی کولے نو بیا کمیټی به یوه جوړه کړو چه مونږ د چھاپے وهو نو هلته کښے چه کوم کسان، په دغه کښے فوډ انسپکټر د ایریا وی، که هر څوک چه Responsible وی، هغوی د بیا کور ته ځی چه کار هم نه کوی نو بیا د دوئ څه کار دے؟ نو دا د رزق خبره ده سر، زه ریکویسټ کومه چه په دے باندے میاں صاحب که څه دغه کولے شی۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مهربانی جی۔ اصل کښے جی هغه ډیپارټمنټ سرکاری طور باندے جواب رالیږلے دے نو ځکه ما وئیل چه Proper جواب به اوشی۔ دا سے ده جی چه دا ډیپارټمنټ جنوری 2010 نه واخله ستمبر 2010 پورے

تقریباً 22 هزار 6 سو 70 خوا ؤ شا دکانونو باندے ، هغے کښے نانبایان شامل دی، دے تندورونو باندے ټولو باندے دوئ چھاپے وهلی دی، چیکنګ ئے کړے دے او په هغے کښے جی هغه دکانداران چه چا ته سزا ملاؤ شوه، هغه تقریباً 4 هزار 8 سو 82 دکاندارانو ته سزا ملاؤ شوه۔ جرمانه چه کومه حکومت ته وصوله شوه، هغه 24 لاکھ 23 هزار 300 For the last ten months نو باوجود د هغے دا پرابلم شته، بالکل مونږه Agree کوؤ او ثاقب صاحب چه کوم خبره اوکړه، نو داسے ده چه که دا دوئ چرته دغه Identify کوی Volunteerly نو بالکل هغه سټاف به دوئ سره ځی او کوم ځائے کښے چه دوئ چھاپے وهل غواړی، دا ډیره ښه خبره ده چه مونږه خلق پخپله لړه دلچسپی پکښے واخلو نو دا عوامی مسئلے دی نو دا به حل کیږی، نو که بهتره ګڼړی نو ډیپارټمنټ سره به دوئ کښینوؤ او ورسره به انسپکټران هم لیږی چه چرته دوئ ځی، بالکل د چھاپے وهی دا ښه خبره ده جی۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکرصاحب، زه د ارشد عبدالله صاحب ډیر مشکور یم، چونکه دا د ډیپارټمنټ فګرز دی او یقیناً چه ډیپارټمنټ به ډیر ښه کار کوی، مونږه ټول د دے حصه یو خو دا مسئله دومره پیچیده ده او دا زمونږ د سترګو د وړاندے په قدم قدم کښے دا خبره موجود ده۔ د روټئ وزن په کمیدو او هر سړے چه کوم دے نو خپله خودسری کوی نو د دے د پاره دا سیریس نوټس اغستل غواړی، دا د روټین نه سوال دے او نه د روټین جواب دے بلکه دا په عمل کښے چه کوم دے کنټل غواړی او یقیناً چه څنګه چمکنی صاحب وائی چه په هغه بنیاد باندے مونږ دے ته په هغه نظر اوګورو او مونږ د حکومت په سطح باندے د دے هاؤس سره هم دا خبره کوؤ چه بالکل مونږ د دے ذمه واری قبلوؤ چه نن سبا د پرائس کنټرول په هغه شکل کښے نشته چه څنګه پکار دے ، د خپلے خپلے مرضئ ریټونه مقرر کیږی او په دے بنیاد باندے مجسټریسی نظام نشته، دا زمونږه د نظام یو کمے دے ، په هغه وجه باندے دا مشکل جوړ شوے دے ، نو د دے د پاره هم یو حل راویستل غواړی چه دا زمونږه عوامی نمائندګان دی چه دوئ هم فریاد کوی، د دوئ ډیوټی هم پکار ده څکه چه د عوامی نمائنده سره هم

دا اختیار شته دے چه هغه تلے هم شی او تپوس هم کولے شی، که دغه رنګ په یوځائے کښے وی پکار ده چه مونږه ټول دلته کښے چه ناست یو، که د اپوزیشن دی، که د اقتدار دی چه مونږه په دیکښے مرکزی او کلیدی کردار ادا کړو او ډیپارټمنټ ته تنبیهه ورکړو چه که صرف د فګرز په بنیاد باندے تاسو وایئ چه مونږه چهاپے وهلی دی نو ولے نه رکاؤیږی او که تاسو خلق ګرفتار کړی دی نو ولے نن دا وزن کمیږی او که دغه خبره ده نو په یو دکان کښے یو ریټ دے په بل کښے بل ریټ دے او سرکاری ریټ هډو څوک زوړندوی نه، لهذا مونږه خپل ذمه واری هم قبلوؤ او هدایات هم ورکوؤ ډیپارټمنټ ته چه نیغ په نیغه د په دے عمل اوشی او که دے کمیټۍ ته ریفر کیږی چه د دے مطلب دا دے چهان بین اوشی او د دے مکمل حل رااوباسلے شی ځکه چه دا د رزق سره تعلق لری او د ټولو خلقو دا مشترکه مسئله ده۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا خو دوئ پرے دغه ورکړو چه دا د کمیټۍ ته ریفر شی، تاسو دغه غواړئ؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: دا خو سر، بالکل ډیره ښه خبره ده زه به ریکویسټ کومه جی چه کمیټۍ کښے که مونږه سره سینیئر څوک۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نه دا سینیئر مشران به پکښے کښینی کنه جی۔ Is it the desire of the House that the call attention moved by the honourable Member، دا به فوډ کمیټۍ ته، may be referred to the concerned committee? سټینډنګ کمیټۍ ته۔ Those who are in favour of it may 'Aye' and Those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee. The sitting is adjourned for ten minutes only.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی دس منٹ کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب عبدالاکبر خان، مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر! ما ته لږ د خبرو کولو اجازت راکړئ۔

جناب مسند نشین: ما خو وئیل چه دا ریزولیوشن مخکښے ختم کړو نو د هغے نه پس۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! زه تاسو ته مبارکی هم درکومه او زه چرته ځمه، زمونږ یو پروګرام دے هغے ته هم زه ځمه او زه سپیشل ګزارش کوم چه ما ته یو پینځه منټه راکړئ۔

جناب مسند نشین: د پینځلسو منټو په بادشاهئ کښے ستاسو غوندے کس زه څنګه خفه کولے شم؟

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، اول خو تاسو ته په دے چیئر باندے مبارکباد پیش کوؤ او مونږ ته یو زوړ وخت هم رایاد شو چه عبدالاکبر خان به دلته ناست وو او دغه شان به، نو نن بیا هغه زوړ یاد هم تازه شو نو په هغے باندے مبارکباد درکوؤ۔ محترم سپیکر صاحب، چونکه یو ډیره اهم او ضروری ایشو ده، تاسو ته معلومه ده چه دلته اوس چه دا کوم فلډ راغے او په دیکښے چونکه سرفهرست زمونږ، خیبر پختونخوا اول Losses اوشول، هغے ته تیاری هم نه وه او غفلت هم وو او چونکه اول چه هغه فلډ راغے نو په هغے بنیاد باندے شروع شو زمونږ نه او دا پاس۔۔۔۔

جناب غلام محمد: جناب سپیکر صاحب! کورم تو پورا نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف: ستا چترال ټول ئے وړے دے او ته د کورم غم کوے۔

جناب مسند نشین: حاضری کم ہے، یہ اچھی بات نہیں ہے، دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Chairman: Honourable Leader of the Opposition.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): مبارک شه سر۔

قائد حزب اختلاف: مبارکی ما ستاسو د ټولو د طرف نه ورکړے ده (تالیاں) زه به جی یوه خبره اوکړم که دوئ دا ټول لږ د وسعت نه کار واخلی نو دا مبارکی به مونږ روزانه ورکوؤ خو دوئ د خپل زړونه لږ کهلاؤ کړی، د کهلاؤ زړه نه د کار واخلی۔ محترم سپیکر صاحب، ما خبره اوکړه، دے نه مخکښے چونکه زمونږ په دے خیبر پختونخوا باندے وړومبے سیلاب راغے، څه ناګهانی وو او څه

پکښې د ګورنمنټ غفلت وو چه په هغې کښې د ټول پاکستان نه زيات زمونږ په خاوره باندې زيات نقصانات اوشول او د چترال نه رااونيسه جي د ډي آئي خان پورې ، بنوں او داسې هزاره ډويژن چوبيس پچيس اضلاع کښې چونکه نن سبا کالا ډهاکه هم يو نوې ضلع جوړه شوې ده، نو په دې اضلاع کښې هم يو داسې ځائې پاتې نه شو چه هغې ته نقصان نه وي رسيدلے يا جاني يا مالي يا د مال مويشي يا د ايګريکلچر خو کم از کم زمونږ پوره صوبه چه ده، هغه د تباهي منظر پيش کوي جي او چونکه وروستو خو پنجاب ته چه رسيدو، سندھ ته رسيدو، بلوچستان ته تلو نو حفاظتي اقدامات هم اوشو نو د ټولو نه اموات هم زمونږ زيات شوي دي، زخميان هم زمونږ زيات دي، نقصانات هم زمونږ شوي دي خو اوس چه کوم ورلډ بينک او ايشيئن ډيويلپمنټ بينک نه کوم رپورټ راغې د نقصاناتو نو ډيره عجيبه خبره ده چه دا زمونږه پلاننګ ډويژن څه کار کوؤ او زمونږه PDMA څه کار کوؤ او ولے مونږ په دې ټول ملک کښې پاتې راغلو چه ټول نقصانات زمونږ دي، تباهي زمونږ شوې ده، جاني، مالي، زرعي او د هغې نه بعد د ټولو نه کمه حصه مونږ ته ملاؤ شوې ده؟ نو د دې نه ښکاري چه د دې حکومت هغه کارکردګي چه پکار وه د ميډيا په ذريعه، ورسره د ورلډ بينک سره، د ايشيئن ډويلپمنټ بينک سره او د وفاقي ګورنمنټ نو زمونږ هغه کار په دې بنياد باندې نه دې شوې او نن په 'مشرق' کښې هم راغلي دي، يو رپورټ هم شائع شوې دې چه ورلډ بينک، ايشيئن ډيويلپمنټ بينک چه د خيبر پختونخوا زمونږ دلته کوم نقصانات شوي وو، زمونږ د صوبائي ګورنمنټ په حواله باندې وو چه دا دوه سوه اربه زمونږ نقصان شوې دې، حالانکه عام تخمينه چه اولګوئ بيا د دې نه هم زيات راځي او اوس په ديکښې چه کوم زمونږ Claim منظور شوې دې چه دې صوبې ته به مونږ ورکوؤ، هغه زمونږ صرف او صرف راغې 105 ارب روپئ، 95 ارب روپئ چه دي دا زمونږ Claim چه دې، د بين الاقوامي ادارې او ورسره به زه وفاقي ګورنمنټ هم اوو ايم ځکه چه د هغوی هم پکښې زيات لاس وي، نو زمونږ راغې په 200 ارب کښې صرف او صرف 105 ارب، د سندھ راغې 377 ارب او د پنجاب راغې 251 ارب نو په دې بنياد باندې جي که چرته د دهشت ګردئ په نوم باندې تباهي ده، په هغې کښې هم

زمونږ ټول هر څه تباه شول، که د هغے په بنیاد باندے هم پاکستان ته امداد د بهر نه راځی، که هغه د کیری لوګر بل په شکل کښے وی او که نور امداد وی نو په هغے کښے هم د ټولو نه نظر انداز چه ده، هغه زمونږ خیبر پختونخوا ده او په دے بنیاد باندے هم چه تاسو اوس اوګورئ نو د 200 ارب په ځائے باندے 105 ارب روپئ چه دی، دا زمونږ په دے قوم ملک او په دے غیرت منده صوبے، په خیبر پختونخوا پورے خندا ده۔ مونږ جی، کوشش اوکړو دلته چه هر هغه اهم مسئله وی چه مونږ د ګورنمنټ سره تعاون اوکړو چه کومه خبره د ګورنمنټ د طرف نه نه شی کیدے، اپوزیشن په هغے کښے کردار ادا کړی۔ هم په دے کیری لوګر بل باندے مونږ چغے وهلے، زه به پاڅیدم، جاوید عباسی صاحب به پاڅیدو، نګهت به پاڅیده، مفتی صاحب به پاڅیدو چه د خدائے د پاره په دے کیری لوګر بل باندے تاسو دلته ډیبیټ اوکړئ، مونږ به دا وئیل چه دا زمونږ د ملک د پاره نقصان ده دے، تباهی ده او تاسو به دا وئیل چه یره زمونږ د پاره ښه دے خو امداد دے چه مونږ ته پکښے زیات شی نو که چرته په دے باندے یو دوه درے ورځے ډیبیټ شوے وے نو نن به دا شرمندګی نه وه چه نن مونږ پخپله باندے پریس کانفرنس کوؤ او دنیا ته وایو چه تباهی زمونږ شوے ده او په هغے کښے حصه مونږ ته کمه ملاؤ ده۔ په فلډ باندے هم زمونږ دغه شان کوشش وو چه مونږ دا ټول حکومت او اپوزیشن پرے یو ځائے شی خو حکومت په هغے باندے دا سے کردار ادا کړو چه د اپوزیشن ممبران چه دی، هډو دوئ ئے د دے حصه او نه ګرځوله او چرته چه لږ ډیر تقسیم دے، هغے کښے به نه ورته دعوت وو نه به د دوئ په لاس باندے څه وو، هغه شے دومره پیچیده شو چه اوس بین الاقوامی ادارے، هغه ملکونه چه مونږ ته امداد راکوی، هغه په سول حکومت باندے باور نه کوی، یقین نه کوی چه دا امداد به صفا اورسی نو د دے په بنیاد باندے د دے صوبے د هغه غریبو خلقو خاورے، د هغه خلقو چه نن ئے هغه غوا او میخے ختم شوے دی، بیزے هم ختمے شوے دی، د کور جامے هم تلی دی، د کور سونا هم تلے ده او چرته په کور کښے چه اوړه وو، هغه هم ختم شوی دی او ورسره ورسره ایګریکلچر لینډ چه دے، هغے کښے دومره ډیران ولاړ دے چه هغه به تقریباً په درے کالو کښے هم هموار نه شی نو که چرته حکومت او مونږ په شریکه باندے

احتجاج اوکړو چه دا ورلډ بینک او د ایشیئن ډیویلپمنټ بینک رپورټ چه دے دا غلط دے، زمونږ دا 200 ارب روپئ چه دی، دا مونږه Claim کوؤ، دا مونږ ثابتوؤ او که دے د پاره څوک راځی، بین الاقوامی ادارے ته مونږ هغه د چترال نه تر خیبر پورے او ډیره اسماعیل خان نه تر د بنوں او هزارے پورے هر یو ځائے ښودلے شو چه دا زمونږ د ایگریکلچر تباهی ده، دا زمونږ د مال مویشی تباهی ده، دا زمونږ د انسانانو تباهی ده او بله ورځ ما دلته خبره کړے وه چه د تقسیم فارمولا چه ده، په هغے کښے زمونږ بنوں ته 400 کمبلے تلے وے، 800 شیټونه وو او ډی سی او صاحب وائی چه زه نه یمه خبر، زه دے معزز ایوان ته چه زما حلقه ده، زما د څوئ حلقه ده، د عدنان حلقه ده، د شیر اعظم خان دوئ حصه ده، هغه وائی چه زه د دے امداد نه نه یم خبر، په 'مشرق' اخبار کښے د هغه انټرویو هم راغلے وه، د شیر اعظم خان او دا ستا منسټر هم نه دے خبر، دا ستا ایم پی اے هم نه دے خبر، د پی ډی ایم اے په لسټ کښے ما ته څلور زره کمبلے راکوی، 800 شیټونه راکوی او بیا چه ما پرون نه هغه بله ورځ بشیر خان ما ته راغے، پکار خو دا وو چه دا جواب ما ته دلته په فلور باندے ملاؤ وے، بشیر خان ما ته د سپیکر په ځائے کښے وائی چه دا زمونږ او د این جی او یو ځائے لسټ دے او ستاسو دا بنوں ته چه سامان تلے وو، دا د پی ډی ایم اے په لسټ کښے نه دے، دا د این جی او په لسټ کښے دے. ما بشیر خان ته اووئیل که این جی او چرته کمبلے زما د بنوں وړی، زما 800 شیټونه وړی نو د این جی او نوم ما ته راکړه که ته چرته د دے این جی او نه تپوس نه شے کولے، زه د دے این جی او نه د 8 هزار 4 هزار کمبلے هم په زور اوباسمه، زه د دے این جی او نه دا 800 شیټونه هم په زور اوباسمه ځکه چه په دے باندے Right زما د خلقو دے، د هغه خلقو چه د چا نقصانات شوی دی یا خو پکار ده چه هغه این جی او چه په د یکښے چا غفلت کړے دے، برسر عام د اووائی چه دا 4000 کمبلے کومے این جی او راوړے دی، شائع کړی دی او ورکړی ئے نه دی، دا 800 شیټونه، دا صرف د بنوں مسئله نه ده، دا دلته چه څومره ممبران ناست دی، زما خیال دے دا د هر ممبر د حلقے هم دغه شان چه یا پکښے این جی او لګیا ده یا پکښے داسے خلق لګیا دی چه متعلقه ایم پی اے د دے نه نه دے خبر، ډی سی او د هغے نه نه دے

خبر نو زه د خدائے د پاره گورنمنټ ته دا سوال کوم چه نن مونږ یو احتجاج راولو په ریکارډ باندے چه زما 200 ارب کبنے یو ارب روپئ ته څنګه ختموے ؟ ما سره راشه حساب اوکړه، که هغه وفاقی حکومت زیاتے کوی، مونږ د هغے خلاف احتجاج کوؤ، که هغه ورلډ بینک او ایشیئن ډویلپمنټ زمونږ سره زیاتے کوی نو زمونږ دلته دا آواز یو شی، انشاء الله زه تاسو ته یقین درکوم چه څومره Loss زمونږ شوے دے او یو ارب کټوتی پکښے راغلے ده که مونږ چرته د جرات نه فائده واخلو، اتحاد و اتفاق نه فائده واخلو، دا څومره چه غریب خلق دلته کښے تباه شوی دی، د دوئ به آزاله اوشی۔ ستاسو په دے وړومبے چیئر باندے یو ځل بیا مبارکباد هم د ټول هاؤس نه پیش کوم او ګزارش هم دا کوم چه کله کله موقع پکار ده چه دا سے نورو کسانو ته هم ملاؤ شی، ډیره ډیره مننه۔

<u>جناب مسند نشین:</u> میاں صاحب! میاں صاحب، آپ کے جواب دینے سے پہلے میری ایک ریکویسٹ ہے۔ ایک منٹ جی، ایک منٹ، ایک منٹ دیکھیں، ایک تو پوائنٹ آف آرڈر پر جو لیڈر آف دی اپوزیشن نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے تو گورنمنٹ مجھے پتہ ہے کہ ایک ڈیٹیل جواب اس وقت مجھے تو دے سکتی ہے لیکن میں نیچے سے دیکھ رہا ہوں کہ بہت سے ممبران اس وقت بات کرنا چاہتے ہیں تو حکومت اس تجویز کو اگر مناسب سمجھتی ہے کہ ایک دن، مطلب ہے اس پر ڈسکشن کر لیں تو آپ بھی Prepare ہونگے اور حکومت، مطلب ہے جو باقی ممبران ہیں، وہ بھی ڈیٹیل سے اس پر بات کر سکیں گے۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> جناب سپیکر صاحب، ستاسو تجویز ډیر معقول دے خو چه اوس د درانی صاحب خبرے مخے ته راغلے نو د حکومت طرف نه جواب ضرور پکار دے او تاسو چه بیا ټولو له یوه بله ورځ ورکوئ نو مونږه ته هیڅ اعتراض نشته نو که تاسو اجازت کوئ چه درانی صاحب چه دا کوم د خواهشاتو اظهار اوکړو چه د هغے زه جواب اوکړم او بیا یقیناً دا ډیره اهمه ایشو ده، د ټولو د پاره چه کوم دے که تاسو بله ورځ مقرر کوئ نو هیڅ اعتراض نشته۔

<u>جناب مسند نشین:</u> بالکل جی، میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ چونکہ بات ہوئی ہے تو گورنمنٹ سائڈ سے جواب ضرور آنا چاہیئے اور باقی یہ تجویز میرے خیال میں ہم رکھ لیتے ہیں کہ اس پر کل یا پرسوں ایک ڈیٹیل ڈسکشن کر لیں گے تو اگر۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: جی۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: جب اسی پر جواب، جب اسی پر ڈیٹیل ڈسکشن ہونی ہے تو پھر دوبارہ۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

وزیر اطلاعات: جاوید عباسی صاحب چھوڑ دیں نا، چھوڑ دیں نا مړه چھوڑ دیں یار۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: دیکھیں، دیکھیں وہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، نہیں، ایک منٹ جی، نہیں میرا مقصد یہ ہے کہ میں پوائنٹ آف آرڈر کو Kill بھی کر سکتا تھا، میں پوائنٹ آف آرڈر کو Over rule بھی کر سکتا تھا لیکن وہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، انہوں نے ایک بات کی ہے تو گورنمنٹ کی طرف سے کچھ جواب آ جائے، باقی ڈیٹیل ڈسکشن آپ جب بھی کرنا چاہیں اس پر کر لیں۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: یار پریږدئ چه دا کار اوشی کنه مړه۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: څه خو Routine پکار دے۔ سپیکر صاحب، زه ستاسو ډیر مشکور یم او د درانی صاحب هم ډیر زیات مشکور یم چه ډیره اهمه مسئله ئے دلته کښے رااوچته کړه۔ یقیناً چه بیګاه ما سره ډیرو اخباراتو په دے سلسله کښے رابطه کړے وه او چه داکوم فګرز د ورلډ بینک او ایشیائی بینک دی، هغوی د ښومره پیسو اعلان کړے دے چه یو کهرب او پینځه اربه روپئ، چه په هغے کښے 95 ارب روپئ زمونږه د خپل Estimate مطابق کمے دے او مونږ دا خبره هم کوؤ چه زمونږ دا Estimate زمونږه د لوکل اندازے او د دے ځائے د پیمانے مطابق دے چه دا په انټرنیشنل پیمانه شی نو دا د دے نه ډیر سیوا دے، لهذا دا یوه Genuine خبره ده او مونږ د دے سره بالکل Agree کوؤ چه دا کومے پیسے ئے مونږ ته راکړے دی، دا زمونږ د پیمانه مطابق نه دی او دا کمے دی۔ یو نزاکت په دے خبره کښے به ضرور وی چه مونږ بالکل، ما خو په پریس بریفنګ کښے د

دے د حکومت د طرف نه او د ترجمان په حیثیت د کیری لوگر بل مطلب د تحفظاتو اظهار کړے دے ، په دے باندے هم مونږه د تحفظاتو اظهار کوؤ خو چونکه د امداد په شکل کښے یو شے راځی او د قرضو په شکل کښے یو شے راځی او دا د خواهشاتو مطابق داسے نه ملاویږی نو دا یو سوچ به ضرور پکار وی چه چرته داسے خو به وی چه زمونږ په دے خبرو باندے دیکښے رکاوټ راشی نو دغه یو سوچ ضرور پکار دے او باقاعده زمونږ د حکومت او د اپوزیشن په دے یو نظر دے ځکه چه د دے صوبے د گټے د پاره او د دے د وسائلو اغستو د پاره مخکښے هم زمونږه نظر یو وو، اوس هم یو دے او چه په سیلاب کښے کوم تاوان شوے دے یقیناً چه هغه د دے نه سیوا دے او ما به پخپله هم په دے باندے بریفنگ کولو، ښه ده چه د اسمبلئ په فلور باندے اپوزیشن لیډر دا رااوچت کړو خو زه د کیری لوگر بل په حواله هم یوه خبره دلته ضرور کوم۔ جناب سپیکر صاحب، کیری لوگر بل چه کوم دے ، کیری پخپله چه چا دا بل پیش کړے دے ، هغه دلته راغلے وو او زمونږ د وزیر اعلیٰ صاحب سره د هغه ملاقات شوے وو۔ په هغے ملاقات کښے هغه پخپله وئیلی دی چه په کیری لوگر بل کښے ، په هغے کښے په Black and white کښے هم شته، په Written کښے هم شته چه اویا فیصد به خیبر پختونخوا او فاټا ته ملاویږی، دا By name دی او بلوچستان ذکر چه کوم دے ، هغه اشارتاً دے۔ اوس د هغے نه پس چه کوم د دے تقسیم شوے دے ، دا ډیر غیر منصفانه تقسیم شوے دے او هغه په دے بنیاد شوے دے چه مونږ ته ئے تیس فیصد راکړی دی نو په تیس فیصد کښے چوده فیصد زمونږ دلته Settled belt خیبر پختونخوا ته دی او نور هغه Tribal belt ته دی چه هغه هم په حقیقت کښے ، Tribal belt چه کوم دے د پښتنو حصه ضرور ده خو کنټرول کیږی د مرکز نه۔ بیا زمونږ چه دلته کښے کومے پیسے ئے راکړے دی، په هغے کښے مرکزی منصوبے ئے پوائنټ آؤټ کړی دی چه په هغے به کار کیږی، په نوم زمونږ دی، منصوبے به د مرکز وی او منصوبے هم داسے دی چه هغه بے شماره دی، پیسے کمے دی او منصوبے زیاتے دی نو چرته پیسے کمے شی او منصوبے زیاتے شی نو د هغه منصوبو د پاره چه هم هغه رنگ گاډی پکار دی او هم هغه رنگ افرادی قوت پکار دے نو دا افرادی قوت او دا

ګاډی او دا ټول وسائل چه مونږ ورکوو او بیا زمونږ د صوبے د دهشت ګردئ په حواله هغے ته پروټیکشن ورکول چه په یو ټائم ته سل منصوبے شروع کوے او پیسے درسره د لسو منصوبو وی نو هغه سلو ته به پروټیکشن څنګه ورکوے او د دے سلو کار به کیږی څنګه؟ لهذا مونږ وایو چه زمونږ تحفظات شته، اول ئے حصه کمه راکړے ده او بیا چه کوم پنځلس فیصد، څوارلس فیصد دلته کښے زمونږ کیږی نو په هغے کښے ئے یولس فیصده راکړے ده، دا هم د دے اسمبلئ په فلور سوال کوؤ چه دا ئے کومه مقرر کړے وه نو په هغے کښے ئے ولے کمه ده، چه کومه زمونږ د صوبے مقرر شوے وه، هغه هم کمه ده، د دے وضاحت هم پکار ده چه مرکزی حکومت زمونږه سره اوکړی چه دا په څه بنیاد باندے کم شوے دے، لهذا د دے تحفظاتو د اظهار د پاره زه د خیبر پختونخوا د ترجمان په حیثیت اسلام آباد ته تلے وومه، ما په اسلام آباد کښے هلته پریس بریفنګ کړے دے او دا تحفظات چه زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب، د وزیراعظم صاحب په مشرئ کښے چه کوم اجلاس وو، په هغے کښے اوچت کړی دی نو دا تحفظات زمونږه اوس هم برقرار دی۔ مونږه وایو چه د کیری لوګر بل چه دا کوم تقسیم دے، دا غیر منصفانه دے او چه کومے پیسے راځی هغه به د صوبے سره مشوره کیږی او چه کومے منصوبے، اوس زمونږه Priorityبدله ده، مونږ سیلاب وهلی یو، مخکښے به زمونږ یوه Priorityوه نن به بله Priorityوی نو هغه Priorityچه کوم دے Fixکولو د پاره پکار دی چه زمونږ حکومت په اعتماد کښے واخلی، نه PDMAپه اعتماد کښے اغستے شوے ده، نه صوبائی حکومت په اعتماد کښے اغستے شوے دے، لهذا مونږ په دے خبره باندے بالکل تحفظات لرو او د دے تحفظاتو لرے کولو ضرورت دے۔ زه جناب سپیکر صاحب، اپوزیشن لیډر صاحب یوه خبره اوکړه، یو خو دا چه هلته کښے کمبلے راغلے وے او مخکښے هم دوئ دا سوال کړے وو او ما ورله د خپلے صوبے د یو غړی په حیثیت چه زه هم د دے ځائے یو نمائنده یمه او ما د دغه جذباتو اظهار کړے وو او دوئ سره مے ملګرتیا کړے وه خو دا یوه خبره بالکل په ریکارډ ده چه این جی اوز ته چه کوم سامان راځی، دوه خبرے وی که مونږه ئے بیخی کنټرول کوؤ، هغه سامان نه راوړی چه نه راوړی خلقو ته د رسیدو مسئله ده۔ دلته کښے خلق وائی چه ولے

نه شی کنټرول کیدے ، کله چه دا سے تباهی راشی په هغے تباهی کښے سړی ته دا ضرورت وی چه په څه نه څه شکل کښے مطلب دادے چه سامان راشی، که مونږ ډیر حساب کتاب کوؤ نو ډیر خلق د هغے نه لاس په شا کوی او په دغه وخت کښے مونږه ته ضرورت ډیر زیات وو، د هغے نه باوجود مونږ این جی اوز د کنټرول کولو د پاره چه کوم دے خپل احکامات هم جاری کړی وو خو د دوئ دا خبره چه کومے کمبلے راغلے وے ، هغه زمونږ د صوبائی حکومت نه وے ، د صوبائی حکومت په تقسیم کښے نه وے ، د این جی او په تقسیم کښے وے۔ که دا خبره څوک تسلیموی هم که نه تسلیموی هم، دا د ریکارډ حصه ده چه دا د این جی او او ما پی ډی ایم اے ته هم په هغه ورځ هدایات ورکړل چه د نن نه پس کوم هم لسټ شائع کوئی نو ته به، د پی ډی ایم اے چه ستا کوم سامان دے ، د هغے به بیل لسټ وی او چه کله این جی او ستاسو سره څه خبره وی، هغه به بیل لسټ وی او چه کوم این جی او ستا په وساطت ورکوی هم به د هغه ذکر کوے او چه کوم این جی او ډائریکټ ورکوی، هم به د هغے ذکر کوے چه دا ټوله خبره بالکل صفا وی چه چا ته اعتراض نه وی۔ د عوامی نمائندګانو خبره ده جناب سپیکر صاحب، زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب چه چرته هم تلے دے ، مونږ ټول خلق هغوی له راغوښتی وو۔ څوک راغلی دے څوک نه دی راغلی۔ دا د هغوی خوښه ده، مونږ دے ته نه دی کتلی چه دا د کومے پارټئ سره تعلق لری او د کومے پارټئ دے او د کومے نه دے۔ د عوامی نمائنده په حیثیت وزیر اعلیٰ یواځے عوامی نمائندګان نه، د پارټئ مشران ئے هم راغوښتی دی، د هرے پارټئ صدر او جنرل سیکرټری راغوښتے شوی دی، چه لکه کوهاټ ته مونږ تلی وو ټول پکښے موجود وو، دغه رنګ چه کوم دے مونږ دیر ته هم تلی وو، ټول پکښے موجود وو۔ نن چه کوم دے کوهستان ته تلی وو ټولو ته ئے سوال جواب کړے دے ، که چرته په سوال جواب کښے څه کمے بیشے راځی د هغے به مونږ بخښنه ضرور اوغواړو او که د دوئ جذباتو ته ټهیس رسیدلے وی، د هغے هم بخښنه غواړو او دا خبره چه مونږ ټول په شریکه نه یو، مونږ کوشش کړے دے چه مونږ دوئ د ځان سره په اعتماد کښے واخلو او د دے په بنیاد باندے چه کله د سیلاب خبره راغله نو دا خبره وه چه د هغے ځائے عوامی نمائنده پخپله د هغے هر څه مشر وو، دا خبره چه ګنی زه خبر

نه یم یا ما ته پته نشته، د دے خبرے کمے بیشے ضرور کیدے شی خو د حکومت د طرف نه په ریکارډ باندے دا خبره موجود ده چه د هغے ځائے لوکل ایم پی اے هغه به تاسو په اعتماد کښے اخلئ، انتظامیے ته وئیلے شوی وو، که په دے احکاماتو عمل نه وی شوے، هم به غفلت شوے وی او که په دے عمل شوے وی او یو عوامی نمائنده خبر وی او هغه وائی چه زه خبر نه یمه، دا به هم زیاتے وی، لهذا مونږه اوس هم کوشش کوؤ که په دے تیر وخت کښے څه کمے بیشے شوے وی ،دا جواب زه په دے بنیاد نه ورکوم چه ګنی دے سره زمونږه د خفګان سیوا شی یا د زمونږه په مینځ کښے فاصلے راشی، بلکه زه کوشش کوم چه دوئ د ځان ته رانزدے کړو او که زمونږ نه څه کمے بیشے په تیر وخت کښے پاتے شوے هم وو، په راتلونکی وخت کښے به مونږ د هغے کمی بیشی ازاله کوؤ او مونږ به د اپوزیشن ټول ملګری د ځان سره بوځو او مونږ په دے هیڅ عار نه محسوسوؤ چه مونږ په نورو موقعو دوئ په اعتماد کښے اغستے هم دی، که بیا څه خبره وی بیا به هم په اعتماد کښے اخلو ځکه چه د صوبے خبره راځی، د عوامو خبره راځی نو څومره د حکومت د ممبر دلته د عوامی نمائندګئ حق دے ، دومره د اپوزیشن د ممبر هم دعوامی نمائندګئ حق دے ، مونږ ئے تسلیموؤ، مونږ ئے قدر کوؤ، مونږ ورسره ملګرتیا کوؤ او کوشش به کوؤ چه په یو موټی باندے مونږ د دے حالاتو مقابله اوکړو او دا خبره چه نن زمونږ د اپوزیشن لیډر صاحب کړے ده، زه ئے شکریه ادا کوم۔ یو ځل بیا چه هغه دے خبرے ته زمونږ نظر رااوګرځولو، مونږ د دے نه مخکښے هم خبر یو، یقیناً چه د دے ځائے نه په غونډه باندے دا آواز ضرور اوچتول غواړی چه زمونږ د دے صوبے څومره تاوان شوے دے ، د هغے تاوان مطابق د مونږ ته پیسے راکړی او په دے بنیاد باندے مونږه دے سره یو خبره Touch کوؤ، که مونږ له چا په دے وخت کښے پیسے رانکړے او صوبائی حکومت چه زمونږ ستره اربه روپئ، ترقیاتی زمونږ چه کومه اے ډی پی وه، Current او New ADP، هغه مونږ ټوله سسپنډ کړے ده، نیغ په نیغه مو ټوله سیلاب ته Spare کړے ده۔ زمونږ ټول نوی کارونه ولاړ دی، دے سره د صوبے ټول ترقیاتی کارونه Affect شوی دی، چه کله د صوبے پیسے کمے شی نو زمونږ لا ء اینډ آرډر سیچویشن، مونږ چه سیکیورټی ایجنسو ته کوم اقدامات

کړی دی، په هغې به فرق راځی او چه کله په هغې فرق راځی نو د سیلاب د وجه نه هسې هم دهشت گرد چه کوم دې ځان منظم کوی او خو خو ځله ئې د هغې اظهار کړې دې ، لهذا مونږ بین الاقوامی برادرئ ته هم وایو او د دې حکومت پاکستان مرکز ته هم وایو چه که تاسو په دیکښې غفلت اوکړو او سبا دلته دهشت گرد منظم شو او د دې حالاتو نه ئې فائده واغسته، بیا به تاسو مونږه له ډیرې پیسې راکوې خو بیا به دا موقع نه وی چه مونږ د دې حالاتو مقابله اوکړو، لهذا په دې کښې هیڅ غفلت نه دې پکار۔ سیلاب سره جختّه دهشت گردی تړلې شوې ده او د سیلاب په وجه چه کومې پیسې کمیږی دهشت گردئ ته به تقویت ملاویږی، لهذا دنیا ته وایو او پاکستان ته هم وایو چه کوم جنگ مونږ د پاکستان د بقاء کړې دې ،د دنیا د امن د بقاء د پاره مونږ کوم جنگ کړې دې ، خپل بچی مو قربان کړی دی، خوئیندې میندې مو قربان کړی دی، پلاران او نیکونه مو قربان کړی دی، جماتونه او دغه امام بارگاه مو شهیدانې شوې دی، لهذا مونږ نور د دې خبرې متحمل نه شو کیدې ، نور د خیبر پختونخوا سره په دې انداز باندې که د دوئ رویه وی، دلته به مایوسی پیدا کیږی او چه مایوسی پیدا کیږی نو د بقاء په جنگ کښې به خامخا فرق راځی، لهذا یو ځل بیا زه د دوئ شکریه ادا کوم، د اکرم درانی صاحب او د دوئ د آواز سره دا خپل آواز په دې بنیاد ملاوؤم چه خیبر پختونخوا سره چه په هر قیمت باندې چه یو سوتر هم زیاتې کیږی، مونږ د هغې برداشت کولو ته تیار نه یو، مونږ خپل تحفظات لرو او خپل حق به پوره غواړو۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that these matters may be fixed for discussion on Monday? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: So these will be discussed on Monday, these matters will be discussed on Monday and the Monday has been fixed for discussion, okay.

قراردادیں

Mr. Speaker: Ms. Tabassum Shams, to please move her resolution No.448, ji.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! میری قرارداد ایجنڈے پر نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: وہ آئے گی نا، وہ ایجنڈے پر ہے، وہ ایجنڈے پر ہے نا۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! میری قرارداد ایجنڈے پر نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: نہیں ہے، لے لیں گے، لے لیں گے، ہاں ٹھیک ہے لے لیں گے۔ جی، تبسم شمس صاحبہ۔

محترمہ تبسم شمس: جناب سپیکر صاحب، جہیز جو ایک خطرناک رسم ہے اور ایک ناسور کی شکل اختیار کرتا جارہا ہے اور معاشرے میں بگاڑ کا سبب ہے اور یہ رسم اسلامی روایات کے بھی منافی ہے، لہذا جہیز کی بیخ کنی کیلئے اور معاشرے میں بگاڑ کے خاتمے کیلئے یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ جہیز کے لین دین پر مکمل پابندی لگائی جائے۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

ایک آواز: سپیکر صاحب! سپیکر صاحب!۔۔۔۔

Mr. Chairman: There is no need of discussion on a resolution. It is just, those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Honourable Parvez Ahmad Khan Sahib, to please move his resolution No. 450.

جناب پرویز احمد خان: چونکہ ضلع نوشہرہ، مصری بانڈہ گاؤں میں سینکڑوں ایکڑ سرکاری زمین جو کہ ڈپٹی کمشنر کے نام ہے، پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے درمیان آئے روز جھگڑے ہوتے رہتے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ مصری بانڈہ گاؤں کے پیوست سڑک کے کنارے دو نمبر خسرہ جات کو مجوزہ کالج اور پولیس سٹیشن کی تعمیر کیلئے محکمہ اعلیٰ تعلیم اور محکمہ داخلہ کو دیا جائے تاکہ مذکورہ سرکاری زمین پر لوگوں کا ناجائز قبضہ ختم ہو سکے اور اس کو مفاد عامہ کے کام میں لایا جا سکے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Treasury benches are agreeing to this?

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): We support this Sir.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Honourable Waqar Ahmad Khan Sahib, to please move his resolution. Not present, withdrwan. Mohtharama Yasmin Jaseem Sahiba, to please move her resolution No. 458.

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: تھینک یو سپیکر صاحب، چه تاسو ما له موقع را کړه جی۔ زما قرارداد دے چه: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبے کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں خواتین مریضوں کو اوران کے بچوں کی ڈیلوری کے بعد NTD کے ٹیکے مفت لگانے کیلئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔

جی، اوس به زه تاسو ته لږ د دے ډیټیل وئیل غواړمه چه NTD Injection څه فائده لری او څه کارئے دے ځکه چه په دے تاسو پوهه شئ جی چه دا څه خبره ده۔ دا ځنګه چه زمونږ د هیپاټائټس سی ویکسین دی۔۔۔۔

Mr. Chairman: Special concession for you.

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: Just a minute. لږ ټائم به را کړئ جی چه زه دا لږ اوښایم چه څه مطلب دے د دے جی؟ دا NTD Injections داسے دی، کله چه د ښځے ماشوم کیږی، که د هغے د Husband او د Wife بلډ ګروپ نه ملاویږی یو بل سره نو که چرته دا انجکشن هغوی ته اونه لګی نو هغه ماشوم مړ شی او د هغے نه پس همیشه د پاره د هغے ماشومان مړه کیږی او د دے بالکل هیڅ علاج نشته نو د دے وجے چه دا انجکشنے ډیرے قیمتی دی، د دے یو انجکشن قیمت پینځه زره روپئ دے او دا غریب مریض نه شی Afford کولے، نو زه غواړمه چه د غریب مریض د پاره چه هغوی لائف کښے دا نه وی چه د هغوی ماشومان ضائع شی او یا هغوی د همیشه د پاره د بے اولاده اوسی، نو زه د دے سفارش کوم چه دا انجکشن د په هر هسپتال کښے د هغه ښځو چه د چا بلډ ګروپ نه Match کوی نو هغه مریضانو ته د اولګی۔ ډیره مهربانی، زه ستاسو شکر ګزاره یم۔

Mr. Chairman: Honourable Law Minister.

بیرسٹرارشد عبداللہ(وزیرقانون): مهرباني جي۔ د حکومت بالکل دا کوشش دے ، دے وخت کښے دوه هسپتالونو کښے ، خیبر هسپتال کښے او ایچ ایم سی کښے دا انجکشنے ورکړے کیږی، چونکه دا ډیرے Expensive دی نو د دے Availability په ټوله صوبه کښے کول ډیره ګرانه ده۔ دغه شان ډیر مرضونه دی، داسے کینسر دے ، ایډز دے ، داسے هیپا ټائټس دے ، مونږ غواړو چه دا هر څه فری کړو خو ترتیب وائز ، Priority wise طریقے سره ، خپل کوشش روان دے خو ټول ځایونو کښے Availability نه شو کولے ، لهذا مونږ دا نه شو سپورټ کولے جی۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

(Applauses)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں کہ حکومت کسی چیز کی اہمیت کو نہیں دیکھتی، بس جلدی سے 'No' کرلیتی ہے۔ تھوڑا اس پر بات کر لیا کریں، تھوڑا حقیقت کو بھی سمجھ لیا کریں، ٹھیک ہے آپ کے پاس فنانس کی کمی ہو گی لیکن آپ 'No' نہ کریں، کم از کم اس ریزولیوشن کو جانے دیتے آگے تاکہ گورنمنٹ بیٹھ کر اس پر بات کرتی۔ ابھی آپ نے 'No' کر کے اس کو میجارٹی میں تبدیل کر دیا ہے، اس پر کوئی بات ہی نہیں کریگا۔ جناب سپیکر صاحب! ہم قرار دادیں، ہم تمام پوائنٹس، ہم پوائنٹ آف آرڈرز اسی لئے لیکر آتے ہیں تاکہ لوگوں کے مسائل یہاں اس فلور پر حل ہوں اور گورنمنٹ ایک 'No' کہہ کر اس کو ایک دم Kill کر دیتی ہے، This is not fair for this Khyber Pukhtunkhwa، خواتین کے ساتھ اور آنے والی نسلوں کے ساتھ جناب سپیکر صاحب۔

جناب مسند نشین: دیکھیں اگر حکومت ساری سپورٹ کرتی تو پھر تو Binding ہو جاتی حکومت پر، پھر تو 100% دینے پڑتے۔ Next, Janab Parvez Ahmad Khan Khattak,Minister for Irrigation,Janab Muhammad Ayub Khan Ashari,Minister for Information and Science and Technology,JanabNaseer Muhammad Khan Miadad khel,Dr.Iqbal Din Sahib,Sardar Shamoonyar Khan

Sahib,Janab Muhammad Zamin Khan Advocate Sahib and Muhtarama Nighat Yasmin Orakzai Sahiba,to move their joint resolution one by one (مداخلت) ایک منٹ،اس کو لے لیں پھر اس کے بعد جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! چونکہ صوبے میں حالیہ شدید سیلاب کی وجہ سے ڈی آئی خان میں چشمہ رائٹ بینک کینال، سی آر بی سی میں کئی جگہ سے Breach ہو چکی ہے کیونکہ مذکورہ کینال سے خیبر پختونخوا کی تقریباً چار لاکھ پچاس ہزار ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے لیکن واپڈا کو چاہیئے تھا کہ مذکورہ کینال کی ہنگامی بنیادوں پر مرمت کرتا لیکن واپڈا کی طرف سے ٹینڈر کے ناقص طریقہ کار کی وجہ سے مذکورہ کینال کی بروقت مرمت کا کام مکمل نہ ہو سکا جس کی وجہ سے ڈی آئی خان کی تمام زیر کاشت زمینیں پانی نہ ملنے کی وجہ سے بنجر ہو رہی ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چشمہ رائٹ بینک کینال کی بروقت مرمت نہ کرنے اور غفلت برتنے پر واپڈا حکام کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے اور مذکورہ کینال کو ہنگامی بنیادوں پر جلد از جلد مرمت کرنے کیلئے اقدامات کئے جائیں تاکہ فصلوں کو بروقت پانی میسر ہو سکے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب مسند نشین: دوسرا کوئی آنریبل ممبر اگر ان میں ادھر موجود ہے، جی۔

ڈاکٹر اقبال دین: چونکہ صوبے میں حالیہ شدید سیلاب کی وجہ سے ڈی آئی خان میں چشمہ رائٹ بینک کینال، سی آر بی سی میں کئی جگہ سے Breach ہو چکی ہے کیونکہ مذکورہ کینال سے خیبر پختونخوا کی تقریباً چار لاکھ پچاس ہزار ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے لیکن واپڈا کو چاہیئے تھا کہ مذکورہ کینال کی ہنگامی بنیادوں پر مرمت کرتا، لیکن واپڈا کی طرف سے ٹینڈر کے ناقص طریقہ کار کی وجہ سے مذکورہ کینال کی بروقت مرمت کا کام مکمل نہ ہو سکا جس کی وجہ سے ڈی آئی خان کی تمام زیر کاشت زمینیں پانی نہ ملنے کی وجہ سے بنجر ہو رہی ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چشمہ رائٹ بینک کینال کی بروقت مرمت نہ کرنے اور غفلت برتنے پر واپڈا حکام کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے اور مذکورہ کینال کو ہنگامی بنیادوں پر جلد از جلد مرمت کرنے کیلئے اقدامات کئے جائیں تاکہ فصلوں کو بروقت پانی میسر ہو سکے۔

جناب مسند نشین: زمین خان۔ یہ منسٹر بھی ریزولیوشن موو کر رہے ہیں؟۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب مسند نشین: جی نہیں، وہ پہلے پڑھ لیں۔

جناب محمد زمین خان: ډیرہ مہربانی جناب سپیکر۔ چونکہ صوبے میں حالیہ شدید سیلاب کی وجہ سے ڈی آئی خان میں چشمہ رائٹ بینک کینال سی آر بی سی میں کئی جگہ سے Breach ہو چکی ہے کیونکہ مذکورہ کینال سے خیبر پختونخوا کی تقریباً چار لاکھ پچاس ہزار ایکڑز مین سیراب ہوتی ہے، واپڈا کو چاہیئے تھا کہ مذکورہ کینال کی ہنگامی بنیادوں پر مرمت کرتا لیکن واپڈا کی طرف سے ٹینڈر کے ناقص طریقہ کار کی وجہ سے مذکورہ کینال کی بروقت مرمت کا کام مکمل نہ ہو سکا جس کی وجہ سے ڈی آئی خان کی تمام زیر کاشت زمینیں پانی نہ ملنے کی وجہ سے بنجر ہو رہی ہے لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چشمہ رائٹ بینک کینال کی بروقت مرمت نہ کرنے اور غفلت برتنے پر واپڈا حکام کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے اور مذکورہ کینال کو ہنگامی بنیادوں پر جلد از جلد مرمت کرنے کیلئے اقدامات کئے جائیں تاکہ فصلوں کو بروقت پانی میسر ہو سکے۔ مہربانی۔

Mr. Chairman: Honourable Minister, to reply-------

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب مسند نشین: نہیں آپ موور تو نہیں ہے نا، آپ کو تو موور (قطع کلامی، شور) میرا مقصد ہے کہ یہاں پر تو میں 'باؤنڈ' ہوں کہ جو موورز ہیں، ان کی جو موشنز ہیں کو لے لوں تو You are not mover, then how can you move this?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اگر گورنمنٹ سے پوچھ کے اجازت دی جائے۔

جناب مسند نشین: نہیں، گورنمنٹ-----۔

(شور)

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): نہیں، یہ اگر موو کرنا چاہیں تو ہمیں اعتراض نہیں ہے اور ویسے بھی سپورٹ کرتے ہیں، اس قرارداد کو۔

جناب مسند نشین: یہ لکھا ہے نا جی، آپ رولز 205 کو دیکھیں: "Except as otherwise provided in these rules, a motion or amendment which requires notice may be moved only by the Member giving notice." تو جب نوٹس نہیں ہے تو موو کیسے کر سکتے ہیں؟ Then I think, I will put it to vote. The motion before the House is that the resolution moved by the

honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously. Janab Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move his resolution.

جناب اسرار اللہ گنڈاپور: شکریہ سر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتی ہے کہ نگران دور حکومت میں یکم مارچ 2008 کو سول پوسٹ کیلئے عمر کی بالائی حد میں عجلت میں تیار کی گئی پالیسی نہ صرف مفاد عامہ کے خلاف بلکہ انتہائی ناقابل عمل اور غیر سود مند ہے، لہذا حکومت اس پالیسی کو Review کرے۔

وزیر قانون: جی سپورٹ کرتے ہیں، اس کو جی۔

جناب مسند نشین: جی؟

وزیر قانون: سپورټ کوؤ۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The ‘Ayes’ have it. The Resolution is adopted unanimously. Next, Janab Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move his resolution No. 463.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir.

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتی ہے کہ پسماندہ اور غیر پسماندہ علاقوں کی ازسرنو نشاندہی کیلئے خصوصی کمیٹی تشکیل دے تاکہ حقیقی طور پر پسماندہ علاقوں کو Notify کیا جاسکے۔

جناب مسند نشین: جی، گورنمنٹ۔۔۔۔

وزیر قانون: سپورٹ کرتے ہیں، جی اس کو۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously. Mr. Salim Khan, Minister for Populatiion Welfare, to please move his resolution No 465.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب مسند نشین: جی، پوائنٹ آف آرڈر۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: اسی ریزولیوشن کو پیش کرنے کیلئے مخدوم صاحب، میں اور اسرار خان تینوں جناب کے سامنے کھڑے تھے لیکن ایک اسرار خان صاحب نے اس کی نمائندگی کر لی ہے، کم از کم چاہیئے تھا کہ ہم تینوں کو۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ الگ ریزولیوشن ہے۔

جناب ثناء اللہ خان میانخیل: نہیں نہیں، اسی ریزولیوشن کی بات کر رہا ہوں، یہ تو بعد میں دوبارہ سپیکر صاحب نے شروع کر دی۔ اس ریزولیوشن کیلئے کم از کم ہم تینوں نے اکٹھے ریکویسٹ کی تھی اور اسرار خان صاحب نے اس کی Lead Command لے لی ہے تو اس کو Paste کر کے، بس اس میں صرف اگر جناب کی اجازت سے موؤرز کے نام شامل کر لیں، بات تو وہی ہے جو پڑھ کر سنائی جا رہی ہے۔

Mr. Chairman: It does not constitute point of order. I over rule it. Next Mohtharma Shagufta Malik Sahiba, to please move her resolution No. 427.

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، جناب سپیکر۔ چونکہ موجودہ دور میں جبکہ تمام دنیا ایک عالمی بستی کی شکل اختیار کر گئی ہے اور انسانی سمگلنگ اور بردہ فروشی جیسے جرائم سے اقوام بری طرح متاثر ہو رہی ہیں اور آسانی سے زیادہ تر غریب خواتین اور بچے اس کا شکار ہو جاتے ہیں، اس گھناؤنے جرم کے خاتمے کیلئے 2002 میں PACTO یعنی (Provincial Aim Control of Human Trafficking Ordinance) کا صدارتی آرڈیننس جاری کیا گیا جس کے ضابطے 2004 میں نافذ کئے گئے لیکن درحقیقت مذکورہ قانون میں سقم کی وجہ سے ملک میں انسانی سمگلنگ اور بردہ فروشی کا سدباب نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے اندرون ملک انسانوں کا استحصال، جنسی غلامی، جبری مشقت اور عورتوں کی خرید و فروخت جیسے گھناؤنے جرائم میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے کیونکہ مذکورہ قانون کے تحت اس طرح کی شکایات کی دادرسی کیلئے وفاقی تحقیقاتی ادارہ ایف آئی اے کو اختیار دیا گیا ہے جہاں تک عام شہری متاثرہ شخص کی رسائی ممکن نہیں، لہذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ PACTO سے متعلق صدارتی آرڈیننس 2002 میں ترامیم کر کے اس کا دائرہ اختیار ایف آئی اے کے ساتھ ساتھ محکمہ پولیس کو بھی منتقل کیا جائے اور اندرون ملک انسانی سمگلنگ اور بردہ

فروشی جیسے جرائم کو بھی شامل کیا جائے تاکہ اندرون ملک انسانی سمگلنگ اور بردوہ فروشی کا تدارک کیا جاسکے۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: جی، وزیر قانون۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): دا سپورٹ کوؤ جی۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

جناب مسند نشین: یہ Yes تو تھوڑا ذرا زور سے بولیں نا۔ یہ جس آنریبل نے موو کی ہے وہ بھی زور سے نہیں بولی۔ Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Mohtarama Yasmin Zia Sahiba, to please move her resolution No. 467.

محترمہ یاسمین ضیاء: مہربانی سپیکر صاحب۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ بنوں سے سرائے نورنگ اور ڈی آئی خان سے گنڈی چوک تک ڈبل روڈ ہے جبکہ درمیان میں سرائے نورنگ سے ٹنڈی چوک تک سنگل روڈ ہے، لہذا سرائے نورنگ تا گنڈی چوک تک روڈ کو ڈبل بنایا جائے۔

سپیکر صاحب، دیکبنے بہ لږ زہ ډیټیلز اووایم۔ دا جی یو پراجیکټ وو او دا بنوں تا سرائے نورنگ، د بنوں نہ تر گنډی چوک پورے دا ډبل روډ پراجیکټ وو، پہ تھری فیز کبنے بہ Complete کیدو خو د دے سیکنډ فیز چہ دے جی، سرائے نورنگ پورے، دا تیر کال Complete شو او تھرډ فیز چہ دے جی، دا تر اوسہ پورے ھغے تہ فنډ نہ دے ریلیز شوے نو ما پہ دے قرارداد کبنے دا مطالبہ کړے دہ چہ مونږ تہ پلیز پہ دے باندے د زر تر زرہ کار شروع کړی او دا د Complete کړی۔ مہربانی۔

جناب مسند نشین: جی۔

وزیر قانون: جی، مونږ سپورټ کوؤ سر۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Janab Pir Muhammad Sabir Shah Sahib, Janab Muhammad Javed Abbasi Sahib, Janab Qalandar Loodhi Sahib, Janab Wajeehuzaman Sahib, Janab Mufti Kifayatullah Sahib, Janab Habib-ur-Rehman Khan Tanooli Sahib, Janab Shah Hussain Khan Sahib, Janab Taj Muhammad Tarand Sahib, Janab Mufti Ubaidullah Sahib, Janab Abd-ul-Sattar Sahib, Janab Mufti Mahmood Alam Sahib, Janab Inayatullah Jadoon Sahib, Janab Aurang Zeb Khan Nalotha Sahib, Janab Sardar Shamoonyar Khan Sahib, to please move their identical resolution, one by one.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ان سب ناموں میں ہمارے گروپ کا کوئی نام شامل نہیں ہے۔ جناب سپیکر، اس میں میرا نام بھی اگر لکھ دیں، میں پڑھونگی نہیں، پڑھیں گے تو دو تین چار لوگ ہی لیکن اس میں اگر ہماری پارٹی کی طرف سے بھی نمائندگی ہو جائے۔۔۔۔

Mr. Chairman: Let the others speak.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ہزارہ ڈویژن کے چار اضلاع جو 8 اکتوبر 2005 کے المناک زلزلے کی وجہ سے تباہ ہوگئے تھے، ان پر Reconstruction اور Rehabilitation کا کام شروع کیا گیا تھا، وہ نہ صرف نامکمل ہے بلکہ کئی مہینوں سے بند پڑا ہے۔ مرکزی حکومت نے 'ایرا' کے فنڈز دوسری جگہ منتقل کر دیئے ہیں، ہم مرکزی حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ 'ایرا' کے اندر جاری ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کرنے کیلئے فوری طور پر فنڈز جاری کئے جائیں تاکہ یہ منصوبہ جات مقررہ مدت کے اندر مکمل کئے جا سکیں اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہزارہ ڈویژن ترقیاتی سکیموں کا قبرستان بن جائے گا۔

جناب سپیکر، یہ ریزولیوشن ہم اس لئے لائے تھے اور یہ جوائنٹ ریزولیوشن ان علاقوں میں جہاں کے۔۔۔۔

Mr. Chairman: You are speaker on behalf of all the movers?

Mr. Muhammad Javed Abbasi: Sir! yes, I am speaking on behalf,

لیکن جناب دوسرے دوست بھی ہمارے ساتھ Agree ہیں اس بات پر۔۔۔۔

Mr. Chairman: No.

جناب محمد جاوید عباسی: اس میں ہم نے کہا تھا کہ ایک بات کریں گے اس پر، یہ ساری میٹنگ ہوئی اور متفقہ ریزولیوشن جناب سپیکر، ہم اس لئے لائے تھے کہ ہزارہ ڈویژن میں آپ جانتے ہیں کہ 8 اکتوبر کو ایک المناک زلزلہ آیا تھا، بڑی تباہی ہوئی تھی، ایک لاکھ سے زیادہ۔۔۔۔

جناب وجیہہ الزمان خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ ایک منٹ، اگر ہم قرارداد پیش کرتے ہیں اور اگر آپ اس کو ڈیبیٹ کیلئے Open کردیں تو ہم زیادہ مشکور ہونگے۔

جناب مسند نشین: نہیں پہلے تو موؤرز کو تو موو کرنے دیں تاکہ وہ۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: موؤ کریں تو پھر اس کے بعد آپ کو موقع ملے گا۔

Mr. Chairman: Abbasi Sahib! Let others also want to move their resolution then if you want to say something on behalf of all of them then okay, otherwise I can not allow all of you to discuss this resolution.

Mr. Muhammad Javed Abbasi: Okay.

Mr. Chairman: Next. Wajeeh Sahib.

جناب وجیہہ الزمان خان: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ہزارہ ڈویژن کے چار اضلاع جو 8اکتوبر 2005 کے المناک زلزلے کی وجہ سے تباہ ہوگئے تھے، ان پر Reconstructionاور Rehabilitation کا کام شروع کیا گیا تھا، وہ نہ صرف نامکمل ہے بلکہ کئی مہینوں سے بند پڑا ہے۔ مرکزی حکومت نے 'ایرا' کے فنڈز دوسری جگہ منتقل کردیئے ہیں، ہم مرکزی حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ 'ایرا' کے اندر جاری ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کرنے کیلئے فوری طور پر فنڈز جاری کئے جائیں تاکہ یہ منصوبہ جات مقررہ مدت کے اندر مکمل کئے جاسکیں، اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہزارہ ڈویژن سکیموں کا قبرستان بن جائے گا۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

Mr. Chairman: Let more, Maulvi Sahib,. sorry, sorry Mufti Sahib.

مفتی کفایت اللہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کو مبارک بھی دیتا ہوں اور ساتھ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ہزارہ ڈویژن کے چار اضلاع جو 8 اکتوبر 2005 کے المناک زلزلے کی وجہ سے تباہ ہوگئے تھے، ان پر Reconstruction اور Rehabilitation کا کام شروع کیا گیا تھا، وہ نہ صرف نامکمل ہے بلکہ کئی مہینوں سے بند پڑا ہے۔ مرکزی حکومت نے 'ایرا' کے فنڈز دوسری جگہ منتقل کردیئے ہیں، ہم مرکزی حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ 'ایرا' کے اندر جاری ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کرنے کیلئے فوری طور

پر فنڈز جاری کئے جائیں تاکہ یہ منصوبہ جات مقررہ مدت کے اندر مکمل کئے جا سکیں اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہزارہ ڈویژن ترقیاتی سکیموں کا قبرستان بن جائے گا۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی، تنولی صاحب۔

<u>الحاج حبیب الرحمان تنولی</u>: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ہزارہ ڈویژن کے چار اضلاع جو 8 اکتوبر 2005 کے المناک زلزلے کی وجہ سے تباہ ہو گئے تھے، ان پر Reconstruction اور Rehabilitation کا کام شروع کیا گیا تھا، وہ نہ صرف نامکمل ہے بلکہ کئی مہینوں سے بند پڑا ہے۔ مرکزی حکومت نے 'ایرا' کے فنڈز دوسری جگہ منتقل کر دیئے ہیں۔ ہم مرکزی حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ 'ایرا' کے اندر جاری ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کرنے کیلئے فوری طور پر فنڈز جاری کئے جائیں تاکہ یہ منصوبہ جات مقررہ مدت کے اندر مکمل کئے جا سکیں اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہزارہ ڈویژن ترقیاتی سکیموں کا قبرستان بن جائے گا۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Chairman</u>: Any other honourable Member? Shamoonyar Sahib.

<u>سردار شمعون یار خان</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ہزارہ ڈویژن کے چار اضلاع جو 8 اکتوبر 2005 کے المناک زلزلے کی وجہ سے تباہ ہو گئے تھے، ان پر Reconstruction اور Rehabilitation کا کام شروع کیا گیا تھا، وہ نہ صرف نامکمل ہے بلکہ کئی مہینوں سے بند پڑا ہے۔ مرکزی حکومت نے 'ایرا' کے فنڈز دوسری جگہ منتقل کر دیئے ہیں۔ ہم مرکزی حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ 'ایرا' کے اندر جاری ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کرنے کیلئے فوری طور پر فنڈز جاری کئے جائیں تاکہ یہ منصوبہ جات مقررہ مدت کے اندر مکمل کئے جا سکیں اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہزارہ ڈویژن ترقیاتی سکیموں کا قبرستان بن جائے گا۔

<u>Mr. Chairman:</u> Any other honourable mover, present?

<u>جناب فضل اللہ</u>: جناب سپیکر!

<u>Mr. Chairman</u>: You are not mover in this.

<u>جناب فضل اللہ</u>: جی، ما نوم ورکڑے وو او بیرسٹر صاحب لیکلے وو، زما نوم وو او نہ دے راغلے پکښے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: بس چہ نہ دے راغلے نو نہ دے راغلے۔

<u>جناب فضل اللہ</u>: دا خو ستا غلطی دہ۔

Mr. Chairman: Next any other honourable Member? You want to say something on this resolution on behalf of all the movers. I will not allow any other Member to say. Okay.

جناب محمد جاوید عباسی: آپ کی بڑی مہربانی جناب، کہ آپ نے موقع دیا۔ اگر یہ بہت Important معاملہ نہ ہوتا تو میں کسی طور پر دوسری دفعہ آپکو تکلیف نہ دیتا۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: یہ Specific آپ کیلئے Concession ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: بڑی مہربانی، اللہ تعالیٰ آپ کو بہت عمر بھی دے اور ہم توقع کرتے ہیں کہ انشاء اللہ یہ کرسی آپ کا انتظار کرتی ہے، انشاء اللہ اگلی دفعہ یہاں آپ خود بیٹھیں گے جناب سپیکر، انشاء اللہ۔

جناب مسند نشین: اچھا، آپ ذرا بولیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: بہت مہربانی آپ کی۔ جناب سپیکر، یہ Important معاملہ اسلئے ہے کہ یہ 2008 کے المناک زلزلے کی صورت میں ان اضلاع میں، شانگلہ بھی شامل تھا، بہت بری طرح تباہی آئی ہے جناب سپیکر۔ یہاں ایک لاکھ کے قریب لوگ مر گئے تھے اور ایک لاکھ کے قریب لوگ جو تھے وہ زخمی ہوئے تھے۔ ڈونرز کا پیسہ آیا تھا جناب سپیکر، اور اس وقت یہ 'ایرا' کونسل بنائی گئی تھی، پھر 'ایرا' اتھارٹی بنائی گئی اور اس کے اندر 'پیرا' بنائی گئی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہم نے کئی موقعوں پر یہاں زور دیا اور لوگوں کو کہا ہے اور حکومت کو کہا ہے کہ یہ صوبائی حکومت کے جو اپنے محکمے، اگر یہ پیسہ انکے Disposal پر ڈال دیتے تو آج یہ معاملات ہمیں دیکھنے میں نہ ملتے۔ حکومت نے کہا ہے کہ نہیں 'ایرا' کونسل نے پیسہ منظور کرنا ہے اور 'ایرا' اور 'پیرا' نے یہ کام مکمل کرنے تھے اور ہزارہ میں کئی Bridges جو شروع ہو گئے تھے، ایجوکیشن منسٹر صاحب بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور سب سے ضروری جناب سپیکر، یہ بات ہے کہ انہوں نے وہ سکولز جو Partially جناب سپیکر، Damage ہوئے تھے، ان سکولوں کو گرانے کیلئے جو ٹھیکے دیئے گئے، دو دو، تین تین لاکھ روپیہ دیکر وہ سکولز گرا دیئے گئے، آج کم و بیش کئی سو سکولز جناب سپیکر، کئی سو سکولز جو پچھلے کئی سالوں سے چل رہے تھے، وہ سکولز اسلئے گرا دیئے گئے تھے کہ 'ایرا' جو ہے وہ ان کو بنائے گی۔ اب کچھ سکولز جناب، 25% مکمل ہیں، کچھ 30% مکمل ہیں، کسی پر بالکل کچھ کام شروع ہوا ہے۔ اس شدید موسم میں جناب سپیکر، آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس موسم میں بھی وہاں ہزاروں کے حساب سے بچے آسمان کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں اور انتظار کر رہے ہیں۔ اسی طرح جناب واٹر سپلائی کی سکیمیں تھیں، اسی طرح جو بڑے روڈز تھے اور کئی روڈز ایسی تھیں جناب،

سپیکر، جو ڈیڑھ، ڈیڑھ ارب روپے سے شروع ہونی تھیں، شروع ہو گئی تھیں اچانک فیڈرل گورنمنٹ نے کوئی چالیس ارب روپے کے قریب پیسہ جو ہے، وہ نکال کر کسی اور جگہ کیلئے شفٹ کر دیا، ہم نے اس کیلئے بڑا احتجاج کیا، ہم نے کہا ہے، یہ ڈونرز کا پیسہ ہے۔ اس کے بعد اب یہ سیلاب کا معاملہ آ گیا جناب سپیکر، آج پھر ہم ڈونرز سے پیسہ مانگ رہے ہیں تو وہ ڈونرز کہیں گے کہ جو پہلے پیسہ ہم نے اس قوم کے لوگوں کو دیا تھا، جو حکومتوں کو دیا تھا، وہ پیسہ یہ کدھر لے گئے اور کہاں چلے گئے؟ لہذا ہمارے اوپر جو بداعتمادی ہے جناب سپیکر، وہ اور بڑھ جائیگی۔ ہم اسلئے کہہ رہے ہیں کہ وہ سکیمیں جو ہیں، چھ ہزار نو سو کچھ سکیمیں جناب سپیکر جن میں اتنا بڑا پیسہ Involve ہے تو پراونشل گورنمنٹ کو چاہیئے کہ وہ سختی سے اپنا یہ کیس مضبوطی سے لڑیں۔ وہ کہیں کہ یہ پیسہ ہمارے اضلاع میں لگنا چاہیئے تھا، یہ پیسہ ہم آپ سے خیرات اور بھیک نہیں مانگ رہے تھے، یہ پیسہ ان لاشوں کیلئے آیا تھا، یہ پیسہ ان مرنے والوں کے لواحقین اور انفراسٹرکچر جو ہمارا تباہ ہوا تھا، دنیا نے وہ پیسہ دیا تھا، آپ ہمارے اضلاع میں لگائیں۔ میں آج بھی یہ پرزور اپیل کرونگا کہ یہ 'ایرا' اور 'پیرا' جناب یہ ہیرا پھیری کا جو کاروبار انہوں نے شروع کیا تھا جناب سپیکر، نو ارب روپے اس کے Establishment پر خرچ ہوئے ہیں جناب سپیکر، نو ارب روپے 'ایرا' اور 'پیرا' کے اوپر خرچ ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر Rehabilitation کا کام تھا، 'ایرا' نے نئے Consultant Hire کئے جن کو نیسپاک کہتے ہیں، پانچ ارب روپیہ صرف نئے کنسلٹنٹس جو ہیں جناب سپیکر، وہ فیس لے کے چلے گئے اور وہ علاقے جو محروم ہو گئے تھے، وہ علاقے جن کا انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا تھا، وہ آج بھی کھلے آسمان کے نیچے دعا کر رہے ہیں کہ ہمارا یہ پیسہ واپس آنا چاہیئے، تو آج بھی ہماری پرزور اپیل ہے حکومت سے کہ وہ پیسہ واپس لیکر 'ایرا' اور 'پیرا' کو نہ دیا جائے، صوبائی ڈیپارٹمنٹس پر ہمارا پورا بھروسہ ہے، یہاں Align departments, C&W ہیں، یہاں پبلک ہیلتھ ہے، یہاں ان کے پاس اپنا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے، ان ڈیپارٹمنٹس میں اور ایجوکیشن ہے یہ اپنے ڈیپارٹمنٹس سے جناب سپیکر، وہ کام کروائیں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا جناب سپیکر، تو اس وقت کم و بیش کوئی بارہ سے لیکر اٹھائیس ارب روپے کی کچھ Liability بھی بنتی ہے، وہ Liability جناب سپیکر، کون کلیئر کرے گا؟ اور اتنا ہمارا بجٹ نہیں صوبے کا، ڈیپارٹمنٹس کا جتنا آج وہاں ٹھیکیداروں کی Liability بنتی ہے، اسلئے ہم چلا رہے ہیں کہ وہ پیسہ فیڈرل گورنمنٹ لیکر کس کے پاس چلا گیا ہے، وہ ہمارے حقوق پر ڈاکہ کیوں ڈالا گیا ہے؟ آج بھی محروم ہیں اور ان محرومیوں میں ہمارا اضافہ کیوں کیا جا رہا ہے؟ تو یہ وقت ہے کہ یہ پراونشل گورنمنٹ ہمارا کیس لڑے، یہ

ہمارا کیس نہیں ہے بلکہ ان کا اپنا کیس ہے۔ یہ مجھے یقین ہے کہ آج یہ ہمارے ساتھ کھڑے ہونگے، اگر ایسے نہیں کھڑے ہونگے تو، ابھی جو رپورٹ آئی ہے، اگر وہ سچ ثابت ہوگئی کہ جب بھی ہمارے صوبے کا معاملہ آتا ہے مرکزی حکومت پھر توجہ نہیں دیتی جناب سپیکر، اور اگر آپ نہ بیٹھے ہوتے تو میں اور سخت باتیں آج کیا کرتا کہ مرکزی حکومت نے ہمارے ساتھ کیا کیا زیادتیاں کیں اور کیا زیادتیاں کرنے والی ہے۔ جناب سپیکر، چالیس ارب روپیہ صوبائی حکومت کا صوبے کے اندر اضلاع میں لگنے والا پیسہ اگر مرکزی حکومت اٹھا کر کہیں اور لے گئی ہے تو آج وقت آگیا ہے کہ اس صوبے کے سارے وزیر، اس صوبے کے سارے پارلیمنٹیریز ہمارے ساتھ کھڑے ہو جائیں اور ہم ٹوکن احتجاج کریں اور دنیا کو اور پارلیمنٹ کو دکھائیں کہ اس صوبے کے غیر تمند، اس صوبے کے عزتمند آج بھی زندہ ہیں، اپنے حقوق لینے کیلئے اور اگر ایسا نہ کیا گیا جناب سپیکر، تو پھر میں سمجھوں گا کہ حکومت پھر ہمارے زخموں پر نمک نہ چھڑک رہی ہو، آج وقت ہے انہوں نے ثابت کرنا ہے کہ یا یہ ہمارے ساتھ ہیں یا ان کے ساتھ ہیں، جو پیسہ لے گئے ہیں تو یہ فیصلہ آج میں ان پر چھوڑتا ہوں۔ Thank you very much جناب سپیکر۔

<u>جناب مسند نشین</u>: عباسی صاحب! رول میں اس پر ڈسکشن نہیں ہو سکتی مگر چونکہ یہ آپکے ہزارے کا اور زلزلے کے متعلق اور ان لوگوں کا، اسلئے ہم نے آپ کو ڈسکشن کی اجازت دے دی۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس ریزولیوشن کے متعلق، Let the government reply.

<u>جناب وجیہہ الزمان خان</u>: جناب سپیکر، مجھے بھی اگر ایک منٹ کیلئے اجازت دی جائے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: وہ پہلے سے Decide ہو گیا تھا کہ He will speak on behalf of all the movers and it was committed. Sardar Hussain Babak Sahib.

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: مهربانی سپیکر صاحب عباسی صاحب چه کومے مسئلے طرف ته نشاندهی کړے ده، بالکل حقیقت دا دے چه دا ډیر زیاتے زیاتے په هغے وخت کښے شوے دے، تاسو ته او مونږ ټولو ته معلومه ده چه په هغه وخت کښے زلزله راغله نو څه خو دا وه چه د قدرتی آفت په وجه باندے هلته زمونږه ډیر سکولونه، د سکولونو نومونه هغوی واغستل چه ډیر سکولونه زمونږ تباه شول، بیا دا د ټولو نه لویه بدقسمتی سپیکر صاحب، دا وه، څنګه چه عباسی صاحب ذکر اوکړو چه د ایک لاکھ بیس هزار روپو د پاره زمونږ روغ روغ سکولونه چه دی، په هغه وخت کښے صرف د دے د پاره چه د هغے

ټینډرے اوشی او زمونږ روغ روغ سکولونه هغوی ارتاؤ کړل او تر اوسه پورے او دا هم سپیکر صاحب، ډیره زیاته عجیبه خبره ده، دلته کښے زمونږ د هغه وخت مشران چه نن پاڅی او بیا مونږ ته دا خبره کوی چه په تاسو باندے د چا اعتماد نشته نو مونږ ستاسو په نوټس کښے دا خبره راوستل غواړو چه دا کار چه شوے دے چه په هغے باندے احتجاج عباسی صاحب کوی یا مونږ ټول دا August House چه په هغے باندے احتجاج کوؤ، دا ناروا کار چه دے، دا د هغه خلقو په حکومت کښے شوے دے چه تاسو اوګورئ چه زمونږ په سوؤنو هغه سکولونه چه تاریخی سکولونه وو، دلته مفتی صاحب ناست دے، زه په تیر کال کښے بفے ته تلے ووم، هلته یو داسے تاریخی سکول چه هائی سکول وو، یو ډیر تاریخی سکول وو او ډیر ټهیک ټهاک سکول وو، د هغے ټول کلی خلق ما ته راغونډ شول او ما ته ئے وئیل چه منسټر صاحب! دا دومره لوئے زیاتے شوے دے چه دا روغ موټ سکول وو او د ایک لاکھ بیس هزار د پاره چه هغه ټهیکیدار ته به ملاویدے د هغه مشرف په وخت کښے یا دغلته زمونږ د دے مشرانو بزرګانو په وخت کښے، د حکومت په وخت کښے چه دا کوم ناروا کار شوے دے، بالکل مونږ عباسی په دے خبره باندے سپورټ کوؤ۔ نه صرف یواځے دا خبره بلکه مونږ دا خبره کوؤ چه دا کوم ناروا کار په هغه وخت کښے په هزاره ډویژن کښے شوے دے، فنډونه بے دریغه استعمال شوی دی۔ پرونئ خبره زه تاسو ته د یوے واقعه مثال درکولے شم چه په مانسهره کښے مونږ یو ډی او چه دے، هغه صرف په دے یو وجه باندے د خپل پوسټ نه برطرف کړے دے، مونږ انکوائری هم Conduct کړے ده چه په هغه وخت کښے که ډونرز راغلی دی، که Executing agencies راغلی دی یا که د 'ایرا' او 'پیرا' چه کومه خبره کیږی، هغوی راغلی دی، په اربونو روپئ چه هلته لګیدلی دی نو صرف په کاغذونو کښے لګیدلی دی او هلته په ګراؤنډ باندے څه نشته۔ بالکل په دے یو خبره کښے مونږ عباسی صاحب سپورټ کوؤ۔ مونږ د هغوی شکریه هم ادا کوؤ چه هغه زمونږ په صوبائی حکومت باندے د اعتماد اظهار کوی۔ مهربانی، سپیکر صاحب۔

Mr. Chairman: Before putting to vote,

میری بہن نے-----

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! جناب سپیکر! یو منټ ما ته را کړئ۔

جناب مسند نشین: جی، میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: بخښنه غواړمه جی چه زه پا څیدم۔

جناب مسند نشین: نه خیر دے۔

وزیر اطلاعات: دا سے ده جی چه زه چونکه د انټر پراوینشل کوآرډینیشن د منسټر په حیثیت په دیکښے مونږ په مرکز کښے یو میټنګ هم کړے وو، په دے سلسله کښے او هم دغه رنګ ایشو چه کوم دے نو راا وچته شوے وه، مونږ راا وچته کړے وه او په هغے کښے څه ټیکنیکل خبرے هم شته دے چه هغه هم دلته په ګته شی او بیا چه کوم دے نو شریکه خبره اوشی نو ډیره به ښه وی۔ څه داسے دی چه هغلته د زمکے جهګړه شته دے، Disputed ځایونه دی چه په هغے کار نه شی کیدے، تر اوسه پورے علاقائی مطلب دے، چه تنازعات هم هغلته موجود دی، په دے وجه باندے ډیر Efforts اوشو چه دا علاقائی تنازعات تر مینځه اوځی او زر تر زره په دے کښے کار اوشی چه په هغے کښے احمد حسین شاه صاحب او شازی صاحب په هغه کمیټئ کښے ممبران وو او مونږ کوشش کړے وو چه د غلته لوکل تنازعات ختم کړو او دا کار روان شی خو چونکه زمونږ د لوکل تنازعات حل کول ډیر زیات ګران کار وی، ډیرEfforts په کښے اوشول خو په هغے شکل باندے هغه مسئله چه حل نه شوه۔ دا یوه خبره بالکل مونږ، هغه ځائے کښے وزیر اعظم صاحب موجود وو، د هغه په مشرئ کښے چونکه د دے چه څومره خلق مشران وو د 'پارسا' او ورسره چه کوم دے، Sorry د 'ایرا' والا او د مرکزی چه کوم 'ایرا' او 'پیرا' دے، د هغے دواړو چه کوم مشران موجود وو او د هغوی په موجودګئ کښے مونږ دا خبره کړے ده چه دا کوم سوال دوئ دلته راا وچت کړے دے، یقیناً چه هزاره زمونږ خپله خاوره ده، خپله سیمه مو ده او زلزلے وهلے وه او د هغے په نوم باندے پیسے راغلے وے او پکار ده چه هغه پیسے هم ټولے په ریکارډ واضحه شی چه څومره راغلے وے او څومره اولګیدے، چا لګولی دی او څنګه لګیدلی دی؟ عباسی صاحب کیلئے میں ایک دو الفاظ اردو میں بول لیتا ہوں کہ ہم یہ سوال پہلے اٹھا چکے ہیں مرکز کی سطح پر اور وہاں انٹر پراونشل کوآرڈینیشن منسٹر کی

حیثیت سے میں نے یہی سوال اٹھایا ہے اور آج جو سوال آپ نے اٹھایا ہے ہم آپ کا ساتھ دے رہے ہیں کیونکہ یہ صرف آپ کا مسئلہ نہیں ہے، یہ خیبر پختونخوا صوبے کا مسئلہ ہے، یہ ہمارا مشترکہ مسئلہ ہے، لہذا ہم یہی سمجھتے ہیں کہ یہ ہمیں بتایا جائے کہ زلزلے کیلئے، وہ کتنی تھی، جتنی امداد آئی تھی، کس ریکارڈ پر ہے اور کہاں پر ہے اور جو آئی تو کس کس کے ہاتھوں آئی اور جب خرچ ہوئی تو کتنی خرچ ہوئی اور کیسے خرچ ہوئی اور کہاں پر خرچ ہوئی؟ کیونکہ ابھی تک زلزلے کے وہ اثرات، جو پیسے آئے تو نہ سکول بنے، نہ ہسپتال بنے، نہ سڑکیں بنیں، لہذا اب تو وقت آ ہی گیا ہے کہ ہم یہ پوچھ لیں کہ آخر کب تک یہ ہوتا رہے گا، لہذا اس کیلئے آیا ہوا پیسہ اسی کیلئے مختص کیا جائے اور اسی پر خرچ کیا جائے اور وہ سامنے آ بھی جائے، تو اس لحاظ سے ہم بالکل اس کو سپورٹ بھی کرتے ہیں اور یہ صوبے کے مفاد میں ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: یہ ووٹ ڈالنے سے پہلے میری۔۔۔۔۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب مسند نشین</u>: جی جی۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل</u>: ایک بات کرنا چاہتا ہوں، سر۔

<u>جناب مسند نشین</u>: کیا ہے؟

<u>میاں نثار گل کاکاخیل</u>: ایک بات کرنا چاہتا ہوں، اس پر سر۔

<u>جناب مسند نشین</u>: اسی پر۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل</u>: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! جس طرح میاں صاحب نے کہا، آپ کو یاد ہوگا غالباً اس پر ایک سپیشل کمیٹی بنی تھی، آپ اسکے ممبر تھے، میں اس کا چیئرمین تھا اور انور کمال خان بھی تھے، ہم نے تین Visits کئے تھے مانسہرہ کے، آپ ہمارے ساتھ ہی تھے جناب سپیکر، اگر آپ کو یاد ہو تو اس میں ہمارے تنولی صاحب کی جو بیٹی تھی، اس وقت انہوں نے ایک سوال اٹھایا تھا کہ ایسے سکول ہری پور میں گرائے گئے ہیں جو بالکل ٹھیک ٹھاک بھی تھے اور اس کی ضرورت بھی نہیں تھی اور جناب سپیکر، کمیٹی کی رپورٹ تو Already اگر آپ اس پر پوچھ لیں اسمبلی والوں سے تو اس کمیٹی نے جسمیں شہزادہ گستاسپ صاحب نے کافی انکوائری کی تھی اور پورا ریکارڈ ہمیں دیا گیا تھا اور اس پر ہم نے کچھ رپورٹس بھی دی تھیں اور آپ اس کے ممبر بھی تھے، میرے خیال میں اسکے ساتھ اگر آپ اس کو دیکھ لیں تو بہت سی چیزیں آپکے سامنے آجائینگی کہ جس طرح عباسی صاحب کہتے ہیں کہ 'ایرا' والوں نے ادھر کیا کیا

ہے؟ کیسے سکولوں کو Demolish کیا ہے اور جس طرح آج اس نے کہا ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار روپے پر، ایسے سکولوں کو جو ٹھیک ٹھاک تھے تقریباً اُس وقت اس ایم پی اے صاحب نے کہا کہ 43 سکولز اسکے حلقے میں تھے جو گرائے گئے تھے۔ میں اسلئے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اس چیز کو اس میں شامل کرلیں تو میرے خیال میں بہت مواد آپ کو سامنے آجائیگا۔ تھینک یو، سر۔

جناب مسند نشین: وہ آنریبل ممبر نگہت اورکزئی صاحبہ نے یہ پوائنٹ اٹھایا تھا کہ جو لودھی صاحب ہیں، اس کی جگہ مجھے موشن موؤ کرنے کی اجازت دی جائے، میں بخوشی دیتا لیکن رولز جو ہیں نا وہ میرے ہاتھ باندھتے ہیں اور میں ان کی خدمت میں یہ رول 128 کی جو Proviso ہے “Provided that the Member may, with permission of the Speaker, authorise in writing any other Member to move it on his behalf and the Member, so authorised, may move the resolution”. چونکہ انکے ساتھ Written نہیں تھا، انہوں نے Written نہیں دیا تھا تو I am sorry کہ I overruled her point of order and now I put it to vote. The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously and the House is adjourned and we will meet tomorrow at 10:00 Am. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 15 اکتوبر 2010ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)